SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 | Vol:08 / Issue : 263 Tuesday 30th September 2025 / Rs.2 / Pages: 4 | www.dailytameer.com | جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۶۳، مورخہ ۳۰ ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز منگل، ۷ ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

آج سے 32 سال قبل 1993 کا لاتور زلزلہ

تباہی، بحالی اور انسانی جذبے کی ایک ناقابل فراموش داستان

(قاضی مخدوم کی یادوں سے)

یہ بات 30 ستمبر 1993 کی صبح کی ہے، جب چار بجے کے قریب مراٹھواڑہ بھر میں زمین لرز اٹھی۔ بیڑ میں بھی جھٹکے محسوس ہوئے، لیکن جلد ہی خبر ملی کہ مرکز لاتور ضلع کا کلاری گاؤں ہے، جہاں تباہی کا طوفان آیا ہے۔ میں، ایک میڈیا نمائندہ روزنامہ انقلاب (ممبئی)، اورنگ آباد ٹائمز، اور بلٹز اخبارات کا شاید پہلا باہر کا شخص تھا جو صبح دس بجے وہاں پہنچا۔ دس دن تک لاتور میں مقیم رہا، جہاں دنیا بھر سے آئے تجربہ کار صحافیوں کا ساتھ ملا۔ بہت کچھ دیکھا، سیکھا، اور لکھا۔ کچھ باتیں بیان نہ ہو سکیں، لیکن یہ حادثہ میری زندگی کی ناقابل فراموش داستان رہا۔ آج، 30 ستمبر 2025 کو، جب اس زلزلے کو 32 سال ہو رہے ہیں، میں اپنی یادوں کو جوڑ کر یہ داستان بیان کر رہا ہوں تباہی کی چیخیں، امداد کی لہر، ہندو مسلمان اتحاد، اور بحالی کی جدوجہد، جو دو نسلوں کی ترقی کی گواہی دیتی ہے۔ تباہی کی رات: لرزتی زمین اور تلخ یادیں تصور کریں، ایک پرسکون رات جو گنیش چترتھی کے جشن میں ڈوبی ہوئی تھی۔ کلاری، ساستور، تلنی، لامجانہ اور آس پاس کے پندرہ دیہات میں لوگ رقص و سرور میں مصروف تھے۔ رات بھر جلوس نکلے، گنیش کے مجسمے گلیوں میں گھومے۔ مقامی روایات کے مطابق، ایک جلوس میں بابری مسجد کا ایک ماڈل بھی شامل تھا، جو اینٹوں سے بنا کر دکھایا گیا شاید 1992 کی بابری تباہی کی یاد میں ایک علامتی اشارہ۔ لیکن جیسے ہی گھڑیاں چار بجے کی طرف بڑھیں، زمین نے ایسا جھٹکا دیا کہ سب کچھ بدل گیا۔ 6.2 شدت کا زلزلہ، جو صرف 47 سیکنڈز تک رہا، لیکن اس نے 52 دیہات کو ملبے میں تبدیل کر دیا۔ کلاری، جو مرکز تھا، وہاں ایک بڑا گڑھا بن گیا جو آج بھی موجود ہے۔ تقریباً 8,000 سے 10,000 لوگ ہلاک ہوئے، 16,000 زخمی، اور لاکھوں بے گھر۔ یہ دیہات پہلے بھی زخم کھا چکے تھے۔ 1948 میں، جب حیدرآباد ریاست کو بھارت میں ضم کیا گیا، 'پولیس ایکشن' کے نام سے ایک آپریشن چلا جس میں ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ مراٹھواڑہ، جس میں لاتور شامل ہے، اس تشدد کا شکار رہا۔ سندر لال کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق، 27,000 سے 40,000 مسلمان ہلاک ہوئے، اور انہی دیہاتوں میں سے کئی زلزلے کے متاثر تھے۔ لوگ کہتے ہیں، یہ دیہات پہلے سیاسی تشدد سے ٹوٹے، پھر قدرتی آفت سے۔ ایک معجزہ جو سب کی زبان پر تھا: کلاری کی مسجد، جو قدیم تھی، مکمل طور پر محفوظ رہی جبکہ آس پاس کے مکانات گر گئے۔ یہ ایک امید کی کرن تھی، خاص طور پر مسلمان برادری کے لیے، جو اسے الٰہی حفاظت کا نشان مانتے تھے۔ افسوس کہ اس مسجد کی تصاویر، جو اس وقت روزنامہ انقلاب، اورنگ آباد ٹائمز اور بلٹز میں شائع ہوئی تھیں، اب آسانی سے دستیاب نہیں، لیکن یہ یاد اب بھی زندہ ہے۔ بڑے جھٹکے کے بعد، کئی دنوں تک چھوٹے چھوٹے آفٹر شاکس آتے رہے۔ مسلمان بھائی اپنی تعلیمات کے مطابق فوراً اذان دیتے، چاہے مسجد ہو یا کھلا میدان۔ ہندو بھائی اسے پسند کی نگاہ سے دیکھتے اور جھٹکوں کی صورت میں اذان کی گزارش کرتے کہ "اذان دے دو، سکون ملے گا"۔ یہ اتحاد کی ایک مثال تھی، جہاں مذہب کی دیواریں گر گئیں اور انسانیت عروج پر پہنچ گئی۔ حادثات ہمدردی کا پیغام لاتے ہیں، اور یہاں تمام قوموں میں محبت تھی۔ امداد کی لہر: دنیا بھر سے ہاتھ بڑھے زلزلے کے بعد، جیسے ایک طوفان کے بعد کی خاموشی۔ امداد کا سیلاب آیا۔ مہاراشٹر حکومت نے فوری طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیے، اور ورلڈ بینک کی مدد سے 1,200 کروڑ روپے کی لاگت سے بحالی

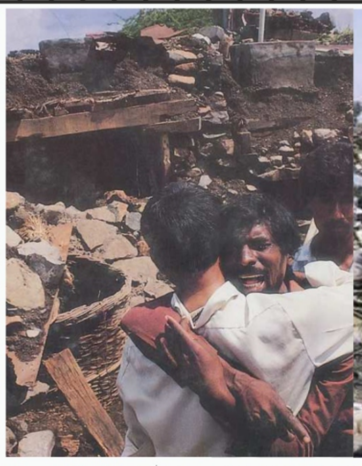

پروگرام (MEERP) شروع ہوا۔ بھارت کی دیگر ریاستوں سے خوراک، ادویات اور رضاکار آئے۔ بین الاقوامی سطح پر، ریڈ کراس اور UNICEF نے بچوں اور خواتین کے لیے پیکجز بھیجے۔ خاص طور پر عرب ممالک سے امداد یادگار رہی: سعودی عرب، UAE، کویت اور دیگر خلیجی ممالک سے گرم کپڑے، کمبل اور لباس آئے۔ دلچسپ بات یہ کہ ان کپڑوں کی جیبوں میں درہم، ریال اور دینار جیسے نوٹ رکھے گئے تھے۔ شاید امداد بھیجنے والوں نے سوچا کہ یہ پیسے براہ راست متاثرین کی جیبوں میں پہنچیں، تاکہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ یہ انسانی خدمت کی ایک ایسی مثال ہے جو رسمی امداد سے آگے جاتی ہے، جہاں ہر کپڑا نہ صرف جسم کو ڈھانپتا بلکہ دل کو چھوتا بھی۔ بحالی کی جدوجہد: نئی بستیاں اور باقی مسائل بحالی کے کام میں 25,000 سے زائد زلزلہ مزاحم مکانات بنے، 52 نئی بستیاں بسائی گئیں۔ سکول، ہسپتال، سڑکیں – سب کچھ نئی شکل میں۔ لیکن یہ آسان نہ تھی۔ نئی بستیاں روایتی زندگی سے مطابقت نہ رکھتی تھیں: کسانوں کے لیے مویشیوں اور آلات کی جگہ نہ تھی، مقامی ثقافت نظر انداز ہوگئی۔ کلاری میں، پرانے گھر مٹی تلے دفن ہیں، اور نئے مکانات میں لوگ اب بھی ایڈجسٹ ہو رہے ہیں۔ یتیم بچوں کو وظائف ملے، بیواؤں کو پنشن، اور کمیونٹی سینٹرز بنے جہاں لوگ اپنے درد بانٹتے۔ ایک معجزاتی بچی، پریا جوالگے، جو پانچ دن ملبے تلے زندہ رہی، آج ٹیچر ہے – ایک زندہ مثال امید کی۔ تاہم، مسائل ختم نہ ہوئے۔ 1,200 سے 2,000 مکانات اب بھی تقسیم نہ ہوئے، زمین کی ملکیت کے تنازعات جاری ہیں۔ 7/12 ریکارڈ اب بھی حکومت کے نام پر ہیں، جس سے فصل کی انشورنس اور فوائد نہیں ملتے۔ یہ علاقے سیلاب اور خشک سالی کا بھی شکار رہتے ہیں۔ پھر بھی، لوگوں کا عزم دیکھنے لائق تھا۔ دو نسلیں پروان چڑھیں: پہلی جو تباہی دیکھی، اور دوسری جو بحالی کی کہانی سن کر بڑھی۔ وہ نئی زندگی کی طرف بڑھے، جیسے ایک درخت جو طوفان کے بعد نئی پتیاں نکالتا ہے۔ آج کی تصویر: ترقی اور باقی زخم 32 سال بعد، لاتور ایک نئی کہانی لکھ رہا ہے۔ تعلیم کے میدان میں، یہ 'لاتور پیٹرن' کا مرکز ہے، جہاں انجینئرنگ اور میڈیکل کی تیاریاں ہوتی ہیں۔ ضلع کی خواندگی 77 فیصد ہے، 131 سکول فی لاکھ آبادی، اور ڈراپ آؤٹ ریٹ کم۔ کلاری اور ساستور کے سکول بحال ہوئے، اور نوجوان شہروں کی طرف جا رہے ہیں۔ معیشت زراعت پر مبنی ہے: سویابین، گنے، انگور – فی کس انکم 193,152 روپے۔ صنعتی علاقے بنے، پروجیکٹ پائیدار زراعت کو فروغ دے رہا ہے۔ سماجی طور پر، آبادی بڑھ رہی ہے، مذہبی تنوع برقرار۔ لیکن زخم اب بھی ہیں: نفسیاتی مسائل، زمین کے تنازعات، اور قدرتی آفات کی خوف۔ کلاری کی مسجد آج بھی کھڑی ہے، ایک یادگار۔ گنیش جلوس کی وہ رات اب کہانیوں میں زندہ ہے، اور پولیس ایکشن کی تلخیں بھلانے کی کوشش جاری۔ لوگ کہتے ہیں"، ہم ٹوٹے، لیکن نئی شروعات کی۔" نتیجہ: انسانی روح کی لچک یہ داستان نہ صرف تباہی کی ہے، بلکہ انسانی روح کی لچک کی۔ لاتور کے لوگ آج بھی پرعزم ہیں، جیسے ایک ندی جو رکاوٹوں کو پار کرتی چلی جاتی ہے۔ اگرچہ بحالی مکمل نہیں، لیکن امید کی شمع جل رہی ہے۔ گزشتہ دو نسلوں نے یہ سکھایا کہ زندگی کی کتاب میں ہر باب ایک نئی کہانی لکھ سکتا ہے۔

بارہویں جماعت کے طلباء کے لیے امتحانی درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ میں 20 اکتوبر تک توسیع

انتہائی بارش اور سیلابی صورتحال کے باعث بورڈ کا فیصلہ

خصوصی نمائندہ، ممبئی: ضمیر قاضی ریاست میں جاری شدید بارش اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی سیلابی صورتحال کے باعث بارہویں جماعت کے طلباء کو امتحانی درخواستیں جمع کرانے میں مشکلات پیش آرہی تھیں، جس کے پیش نظر ریاستی امتحانی بورڈ نے درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ 20 اکتوبر تک بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امتحان کے لیے درخواست جمع کرانے کی اصل آخری تاریخ 30 ستمبر 2025 تھی۔ مرٹھواڑہ، ناسک، سولاپور، اہلیانگر اور ریاست کے دیگر علاقوں میں جاری شدید بارش کی وجہ سے سیلابی حالات پیدا ہوئے، جس کی وجہ سے طلباء مقررہ وقت میں درخواستیں جمع نہیں کرا پا رہے تھے۔ اس لیے تعلیم کے وزیر دادا بھوسے نے ریاستی امتحانی بورڈ کے صدر شرد گوساوی سے رابطہ کیا اور درخواستیں جمع کرانے کی مدت میں توسیع دینے کی ہدایت دی۔ اس کے مطابق، محکمہ تعلیم کے ذریعے درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 20 اکتوبر تک بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اس حوالے سے محکمہ تعلیم کی طرف سے نوٹیفکیشن جاری کرنے کا عمل شروع کیا گیا ہے۔ اسی طرح، بیرونی طریقے سے امتحان دینے والے طلباء کے لیے درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 15 اکتوبر تک بڑھادی گئی ہے، اور نئے امتحانی مرکز کے لیے درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 10 اکتوبر تک بڑھادی گئی ہے۔

آر ایس ایس کو اپنی رجعت پسندی کے دس چہروں کا بھی دہن کرنا چاہیے: سپکال

راہل گاندھی کو جان سے مارنے کی دھمکی دینے کی سوچ آر ایس ایس کے سیاہ ٹوپی کی ہے

ممبئی/ ناگپور: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا ہے کہ آر ایس ایس کے بارے میں ہم نے اپنا موقف عوامی طور پر ظاہر کر دیا ہے۔ ہر سال دسہرے کے موقع پر راون کا دہن کیا جاتا ہے، لیکن یہ کسی ایک شخص کا نہیں بلکہ ایک رجعت پسندانہ روش اور سوچ کا دہن ہوتا ہے۔ آر ایس ایس کے دس منہ صرف دس سمتوں میں ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی رجعت پسندی میں چھپے ہوئے ہیں، اس لیے دسہرہ کے موقع پر راون کے ساتھ ہی آر ایس ایس کے رجعت پسندانہ سوچ کے دسوں سروں کا بھی دہن ہونا چاہیے۔ ناگپور کی تاریخی دکشا بھومی سے صبح چھ بجے 'آئین ستیا گرہ پدیاترا' کا آغاز ہوا۔ اس یاترا کی قیادت مہاتما گاندھی کے پڑپوتے تشار گاندھی اور ریاستی کانگریس کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کی۔ اس موقع پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن اور سابق وزیر نسیم خان، سنیل کیدار، انیس احمد، راجندر مُلک، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری پرفل گوڑدھے، این سی پی۔ ایس پی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر انل دیشمکھ، رکن پارلیمنٹ نامدیو کرسان، رکن پارلیمنٹ شام کمار بَرْوے، رکن اسمبلی ابھجیت ونجاری، شہر کانگریس کے صدر اور رکن اسمبلی وکاس ٹھاکرے، شیوسینا کی لیڈر سشما اندھارے، ریاستی کانگریس کے سینئر نائب صدر نانا گاونڈے، کشور کانہیرے، سینئر ترجمان اتل لونڈھے، ناگپور ضلع کانگریس کے صدر اشون بیس، سندیش سنگھلکر سمیت بڑی تعداد میں کانگریس کے عہدیداران اور کارکن شریک تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ آئین میں درج ہندوستان کے لیے سبھی شہریوں کو مل جل کر کام کرنا چاہیے اور آئین کی سچائی کو دور دور تک پہنچانا ہی اس پدیاترا کا مقصد ہے۔ اسی دوران انہوں نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو بی جے پی کے ایک ترجمان کی جانب سے کھلے عام دی گئی گولی مارنے کی دھمکی کی سخت مذمت کی۔ سپکال نے کہا کہ مہاتما گاندھی کی چھاتی پر گولی چلانے والی اولاد آج بھی زندہ ہے اور یہ سوچ آر ایس ایس کی کالی ٹوپی سے نکلی ہے۔ لیکن اگر راہل گاندھی کے بال کو بھی آنچ آئی تو یاد رکھنا، ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ اس موقع پر تشار گاندھی نے کہا کہ یہ پدیاترا جمہوریت، آئین اور عوام کے ستیاگرہ کے حق کے تحفظ کے لیے نکالی گئی ہے اور یہ عوامی غصے کی علامت ہے۔ اس یاترا میں مہاوکاس اگھاڑی کے سبھی اتحادی جماعتوں کے رہنما، عہدیداران اور عام عوام بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ یہ یاترا دوپہر تک اشوک ون پہنچی جہاں شرکاء نے کھانے کے بعد آرام کیا۔ شام تک یہ قافلہ بٹی بوری پہنچے گا جہاں ایک عوامی جلسہ ہوگا اور قافلہ رات وہیں قیام کرے گا۔

ہاتھی خانہ کے شاہ شمش الدین درگاہ قبرستان کا بُرج منہدم

بیڑ/ نمائندہ گزشتہ چند دنوں سے ضلع میں جاری موسلا دھار بارش کے باعث بیڑ شہر کے کئی علاقوں میں عوامی زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ خاص طور پر ہاتھی خانہ علاقے میں بڑا نقصان ہوا ہے، جہاں واقع تاریخی شاہ شمش الدین درگاہ قبرستان کا بُرج جمعہ کی رات ہوئی زبردست بارش کے نتیجے میں منہدم ہوگیا۔ بیڑ شہر کا ہاتھی خانہ علاقہ اپنی تاریخی اور مذہبی درگاہوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس تاریخی درگاہ کے احاطے میں قبرستان موجود ہے، جہاں مقامی شہری تدفین کی رسومات انجام دیتے ہیں۔ تاہم پچھلے کئی دنوں سے مسلسل ہونے والی بارش کا پانی بُرج کی دیواروں میں رسنے کے سبب قبرستان کا بُرج گر پڑا۔ موقع پر گرے ہوئے بُرج کے پتھر اور مٹی کے ڈھیر جمع ہو گئے ہیں، مگر معائنہ کرنے کے لیے متعلقہ محکمے کے افسران تاحال موقع پر نہیں پہنچے ہیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر انتظامیہ نے بروقت توجہ نہ دی تو دیگر عمارتوں کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ اس پس منظر میں مقامی شہریوں نے ضلع کلکٹر کے پاس امداد کے لیے عرضداشت پیش کرنے کی تیاری شروع کردی ہے۔

جنتور: سکّل آدیواسی سماج کا ریزرویشن بچاؤ عظیم مورچہ کامیاب آدیواسی سماج کے نعروں سے شہر گونج اٹھا

جنتور (ایم۔اعجاز جنتورکر) 29 ستمبر (سوموار) کو درج فہرست قبیلہ کے ریزرویشن کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے حق کا تحفظ کرنے کے لیے جنتور شہر میں سکّل آدیواسی سماج کی جانب سے عظیم مورچہ کا اہتمام کیا گیا۔ سکّل آدیواسی سماج کی قیادت میں یہ شاندار مورچہ صبح 10 بجے یلدرے روڈ پر واقع برسا منڈا چوک سے نکل کر شہر کے مرکزی راستوں سے ہوتا ہوا تحصیل آفس تک بڑے جوش و خروش کے ساتھ پہنچا۔ اس عظیم مورچہ میں آدیواسی سماج کے بھائی بہنوں اور خواتین نے بڑی تعداد میں پُرجوش شرکت کی۔ مختلف نعروں اور آوازوں سے شہر گونج اٹھا۔ آدیواسی سماج کی مختلف

تنظیموں نے ایک ہی بینر تلے یہ عظیم مورچہ نکالا۔ مورچہ کی قیادت مقامی اور ضلعی سکّل آدیواسی سماج کے اعلیٰ قائدین نے کی۔ حکومت کے سامنے سماج کے بھائیوں کی مختلف مانگیں پیش کی گئیں جن میں سب سے بڑی مانگ یہ تھی کہ آدیواسی سماج کا ریزرویشن بلا رکاوٹ جاری رکھا جائے، ناانصافی پر مبنی فیصلے واپس لیے جائیں، اور تعلیم، روزگار، نوکری و ترقیاتی اسکیموں میں ریزرویشن کا سختی سے نفاذ کیا جائے۔ مورچہ کے دوران تحصیل دفتر پر سماج کے رہنماؤں نے رہنمائی کی اور تحصیلدار راجیش سروادے کو یادداشت پیش کرنے کے بعد مورچہ کا اختتام ہوا۔ آدیواسی سماج کی یہ حق و انصاف کی لڑائی کو ہر سطح سے حمایت حاصل ہو رہی ہے۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی سال 2021، 22 اور 23 کے ایوارڈز کا اعلان

ملیہ ہائی اسکول دھارور کے ہیڈ ماسٹر قاضی زین العابدین کو 2023 کا "آدرش ہیڈ ماسٹر ایوارڈ" دینے کا اعلان

ممبئی: مہاراشٹر ریاستی اقلیتی امور کے محکمے کے تحت قائم مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کی جانب سے اردو زبان کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے والے اور بہترین کارکردگی دکھانے والے افراد کو سال 2021، 2022 اور 2023 کے ایوارڈز دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں سال 2023 کا "آدرش ہیڈ ماسٹر ایوارڈ" بیڑ ضلع کے دھارور میں واقع ملیہ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر قاضی زین العابدین سید الدین کو دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے قیام کو 50 سال مکمل ہونے پر 6، 7 اور 8 اکتوبر 2025 کو تین روزہ گولڈن جوبلی تقریب ممبئی میں منائی جائے گی، جس میں ایوارڈ تقسیم کا پروگرام منعقد ہوگا۔ مہاراشٹر ریاستی اقلیتی امور کے محکمے اور وزیر اعلیٰ کی مشترکہ موجودگی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے موصولہ تمام تجاویز پر اعلیٰ سطح پر غور و خوض کے بعد منظوری دی ہے۔ اس میں پورے مہاراشٹر سے اردو زبان کے لیے صحافت، کالج سطح اور اسکول سطح پر مختلف خدمات انجام دینے والے افراد کو منتخب کیا گیا ہے۔ انجمن اشاعت تعلیم بیڑ کے زیر انتظام ملیہ ہائی اسکول دھارور کے ہیڈ ماسٹر قاضی زین العابدین سر کا انتخاب کیا گیا ہے۔ قاضی صاحب گزشتہ 33 برسوں سے اردو زبان کی خدمت کے لیے سرگرم ہیں اور گزشتہ 4 برسوں سے ہیڈ ماسٹر کی ذمہ داری نہایت عمدگی سے انجام دے رہے ہیں۔ ان کی سربراہی میں اسکول کی تعلیمی معیار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور گزشتہ 3 برسوں سے دسویں جماعت کا نتیجہ 100 رہا ہے۔ ان کی اس کارکردگی کو دیکھتے ہوئے کمیٹی نے انہیں اس ایوارڈ کے لیے منتخب کیا ہے۔

ان کے انتخاب سے ضلع کے اردو حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور ہر طرف سے ان کو مبارکباد پیش کی جارہی ہے۔ خاص طور پر ادارے کے صدر ڈاکٹر سلیم، سکریٹری خان صبیحہ باجی، جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر سمیر، ہیڈ ماسٹر ڈاکٹر عرفان صدیقی، پرنسپل فیصل چاؤس، عبدالغنی سر، ارشاد سر، سید جاوید علی اور تمام اسٹاف ممبران نے نیک خواہشات اور مبارکباد پیش کی ہے۔

اسکول سطح کے سپک ٹکرا مقابلے میں ملیہ بوائز بیڑ کی (14 اور 19 سال سے کم عمر) دونوں ٹیمیں ناقابلِ شکست

بیڑ (نامہ نگار) کھیل و نوجوان خدمات ڈائریکٹوریٹ، مہاراشٹر اسٹیٹ پونے کے زیر اہتمام، ضلعی اسپورٹس آفیسر آفس بیڑ اور ضلعی اسپورٹس کونسل بیڑ کے اشتراک سے منعقدہ ضلعی سطح کے اسکول کھیل مقابلہ 2025-26 کے تحت، 22 تا 23 ستمبر 2025 کو چھترپتی شواجی مہاراج اسٹیڈیم بیڑ میں منعقدہ ضلعی سطح کے سپک ٹکرا مقابلے میں، ملیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج (لڑکے) بیڑ کی 14 سال سے کم عمر اور 19 سال سے کم عمر کی دونوں ٹیموں نے پہلا مقام حاصل کیا۔ اس موقع پر بیڑ کے ضلعی اسپورٹس آفیسر جناب اروند ودیا گر، سپک ٹکرا اسوسی ایشن کے ڈاکٹر پرویز خان، تعلقہ اسپورٹس آفیسر جناب کالیداس آسورکر، جناب ریون ناتھ شیلار، جناب جیتندر آراک، ملیہ انسٹی ٹیوٹ کے صدر ڈاکٹر سلیم بن محفوظ، سیکریٹری محترمہ خان صبیحہ باجی، جوائنٹ سیکریٹری ڈاکٹر شیخ سمیر، ملیہ کے پرنسپل جناب چاؤس فیصل، وائس پرنسپل جناب صدیقی الہاج، نگران جناب سید معین الدین نے کھیل کے انچارج جناب شیخ مسرور انور اور دونوں فاتح ٹیموں کو مبارکباد پیش کی اور ڈویژنل مقابلوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

SINCE 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ڈاکٹر سے ملئے

شاہ تاج خان (پونہ)

بات ان دنوں کی ہے جب میں پانچویں کلاس میں پڑھتی تھی۔ اسکول کی وردی کا گہرا نیلا رنگ مجھے بے حد پسند تھا۔ نیلی قمیض، نیلی شلوار سفید موزے اور کالے رنگ کے جوتے۔ قلم کو دوات میں ڈبونے اور پھر اسے جھٹکتے ہوئے مجھے دھیان ہی نہیں رہتا تھا کہ سارے چھینٹے میری وردی پر پڑ رہے ہیں۔ میں تو بس اپنی تختی پر سبق لکھنے میں مگن رہتی۔ گہرہ نیلا رنگ ہونے کے باوجود اس پر لگے روشنائی کے دھبے دور سے چمکتے۔ گھر پہنچ کر امی کی خوب ڈانٹ پڑتی۔ پیاری امی کو روز میری یونیفارم جو دھونا پڑتی تھی۔ خیر! امی مجھے چھوٹی سی بالٹی پکڑاتے ہوئے کہتیں

"جاؤ! پانی بھر کر لاؤ۔" میں چھوٹی سی بالٹی کو ہلاتے ہوئے پانی بھرنے چل دیتی۔ اُن دنوں ہمارے گھر میں نل نہیں تھا۔ ہمیں گلی میں بنے سرکاری نل سے پانی بھر کر لانا پڑتا تھا۔ امی رگڑ رگڑ کر میری یونیفارم دھوتیں اور میں ان کے پاس بیٹھ کر باتیں بناتی رہتی۔ امی میری بے سر پیر کی باتوں پر خوب ہنستیں اور باتوں باتوں میں میری وردی صاف ستھری ہو جاتی۔ پھر وہ اسے نچوڑ کر کھلے آنگن میں بندھی ڈوری پر سوکھنے کے لیے لٹکا دیتیں۔ یونیفارم سوکھنے کے بعد میں اسے اچھی طرح تہ کرتی اور اپنے تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جاتی۔ تب ہم اپنے کپڑے ایسے ہی پریس کرتے تھے۔ صبح صاف ستھری وردی پہن کر میں تیار ہوتی۔ امی سر میں تیل لگا کر دو چوٹیاں باندھتیں جس میں لال رنگ کے ربن سے بنے پھول، خوب بھلے لگتے تھے۔ گھر کی دیوار پر کیل پر لٹکے ہوئے چھوٹے سے آئینے میں، میں خود کو نہارتی اور تیار ہو کر کندھے پر بستہ، ایک ہاتھ میں تختی اور دوسرے ہاتھ میں کالی سیاہی سے بھری دوات تھامے اسکول کے لیے روانہ ہوتی۔

ٹھیک سے تو یاد نہیں کہ مجھے یہ دقت کب شروع ہوئی۔ پھر بھی مجھے وہ دن ضرور یاد ہے جب میری سب سے پیاری سہیلی عذرا نے ایک دن مجھ سے کہا تھا

"کیا تمھیں اپنے بال کھینچ کر توڑتے ہوئے درد نہیں ہوتا؟"

"میں کیوں اپنے بال توڑوں گی! تم تو بے کار کی بات کر رہی ہو۔" اس نے میرے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

"تو یہ کیا کسی دوسرے کے بال ہیں؟" میں نے اپنی مٹھی کھولی تو اس میں کئی بال موجود تھے

"یہ تو وہ میرے بال جھڑ رہے ہیں۔ امی سے کہوں گی کہ میرے سر میں اچھی طرح تیل مالش کر دیجئے۔" چونکہ میرے بال بہت گھنے تھے اس لیے سر پر بالوں کے کم ہونے پر امی نے توجہ نہیں دی تھی۔ ویسے بھی امی گھر اور باہر کے کاموں میں بے حد مصروف رہتی تھیں۔

اسکول کی گرمیوں کی چھٹیاں شروع ہو گئی تھیں۔ رئیسہ پھوپی ایک مہینے کے لیے ہمارے گھر آئی ہوئی تھیں۔ ایک روز رئیسہ پھوپی نے میرے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا

"نائلہ یہ کیا حرکت ہے؟ تم اپنے بالوں کو کیوں نوچتی رہتی ہو؟"

"نہیں ں ں تو پھوپی!"

"بیٹا ایسے بالوں کو نہیں نوچتے۔ غلط بات ہے۔ تم تو اچھی بچی ہو۔" انھوں نے مجھے پیار سے سمجھایا تھا۔

اب میں چھٹی کلاس میں پہنچ گئی تھی۔ نیا اسکول اور کچھ نئی سہیلیاں۔ ابھی اسکول شروع ہوئے ایک مہینہ ہی گزرا تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ کلاس کی کچھ لڑکیاں میری طرف اشارہ کر کے اکثر ہنستی رہتی ہیں۔ اُس دن کلاس کی بائیں جانب والی قطار کے آخری کے دو بنچوں پر بیٹھنے والی چار لڑکیوں کا گروپ میرے پاس آیا اور کہا

"جب ہماری کسی لڑکی سے لڑائی ہوتی ہے تب ہم اس کے سر کے بال نوچتے ہیں۔ مگر تم تو عجیب بے وقوف ہو۔ اپنے ہی بال نوچتی رہتی ہو۔ اگر چاہو تو ہم چاروں مل کر تمہارے سر کے بال نوچنے میں تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ ہمیں بہت مزا آئے گا۔" یہ کہہ کر ان میں سے ایک نے میرے بالوں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور باقی سب زور سے ٹھٹھا کا مار کر ہنسنے لگیں۔ میں تھوڑا پیچھے ہٹ گئی۔ وہ تو اچھا ہوا کہ کلاس میں ٹیچر آ گئیں اور سب اپنی اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئیں۔

دسہرے کی چھٹیاں ہونے سے پہلے ہی ہم دونوں بہن بھائیوں نے اپنی رئیسہ پھوپی کے گھر جانے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ میری امی اور رئیسہ پھوپی سہیلیوں کی طرح رہتی تھیں۔ ہم بڑی پھوپی کے یہاں تو کم جاتے تھے لیکن رئیسہ پھوپی کے یہاں جانا بھائی جان کو بھی پسند تھا اور مجھے بھی۔ دسہرے کی چھٹیاں ہوتے ہی ہم تینوں پھوپی کے گھر پہنچ گئے تھے۔ جہاں ان کی پیاری سی چار سال کی رقیہ کے ساتھ کھیلنا مجھے بہت اچھا لگتا تھا۔ ایک دن پھوپی اور میری امی سر جوڑے نہ جانے کیا باتیں کر رہی تھیں۔ بار بار میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ اچانک پھوپی نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میرے سر کو ٹٹولتے ہوئے کہا

"بھابی! آپ صحیح کہہ رہی ہو۔ نائلہ کے سر پر کئی جگہ بال کم ہو رہے ہیں۔"

"میں تمھیں یہی تو بتا رہی ہوں۔" پھوپی نے مجھے رقیہ کے ساتھ کھیلنے کے لیے بھیج دیا اور پھر دونوں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئیں۔ اس دن کے بعد سے کبھی امی مجھے ڈانٹتیں

"نائلہ! اپنے بال چھوڑو۔" کبھی پھوپی چپت لگاتیں

"پھر تم نے اپنے بال نوچے۔۔۔ اور یہ کیا! بال کھا بھی رہی ہو۔ تھوکو فوراً تھوکو!" پھر انھوں نے امی کو آواز دی

"بھابی! دیکھئے۔۔ یہ تو اب بال منہ میں بھی رکھ لیتی ہے۔ کیا ہو گیا ہے اسے۔"

وقت گزرتا گیا۔ آج میں اسپتال میں ہوں۔ پچھلے پندرہ دن سے میں کچھ کھا نہیں پا رہی تھی۔ بھوک بالکل ختم ہو گئی تھی۔ ہر وقت متلی کا احساس ہو رہا تھا۔ کچھ کھاتے ہی پیٹ میں تیز درد ہونے لگتا تھا۔ دو دن پہلے امی مجھے ڈاکٹر کے پاس لے کر آئی تھیں۔ تب ڈاکٹر صاحبہ نے کئی ٹیسٹ لکھ کر دے دیئے۔ امی نے پریشان ہو کر ابو کو میری بیماری کی اطلاع دی۔ میرے ابو دوسرے شہر میں نوکری کرتے ہیں۔ جب انھیں میری بیماری کی خبر ہوئی تو وہ فوراً چھٹی لے کر گھر آ گئے۔ ابو نے ڈاکٹر صاحبہ سے پوچھا کہ مجھے کیا مسئلہ ہو گیا ہے؟ تو ڈاکٹر صاحبہ نے انھیں کہا کہ

"فکر مت کیجئے۔ میں پورا چیک اپ کرنے کے بعد ہی کچھ بتا پاؤں گی۔ ابھی صرف اتنا بتا سکتی ہیں کہ نائلہ ٹرائیکو ٹیلومینیا (Trichotillomania)، نام کی ایک نفسیاتی بیماری کا شکار ہے۔"

مجھے تب پتہ چلا کہ وہ جو کئی سال سے میں اپنے ہی بال نگل جاتی تھی اس کے سبب میرے پیٹ میں بالوں کی ایک گیند (Trichobezoar) بن گئی ہے۔ مجھے تو آج معلوم ہوا کہ ہمارے پیٹ میں بال ہضم نہیں ہو پاتے ہیں۔ ہمارا ہاضمہ اس قابل ہی نہیں ہے۔ اگرچہ ایک دو بال غلطی سے ہمارے پیٹ میں چلے جائیں تو وہ فضلے کے ساتھ جسم سے خارج ہو سکتے ہیں۔ برخلاف اس کے مسلسل بالوں کو کھانے کی صورت میں یہ معدے کی دیوار سے چپکتے جاتے ہیں۔ چونکہ میں لگاتار بال کھاتی رہی تھی اس لئے اب وہ ڈھیروں بال گچھے کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ جب میں نے ڈاکٹر صاحبہ سے پوچھا

"کیا نفسیاتی عارضہ ٹرائیکو ٹیلومینیا کی وجہ سے ہی میں اپنے بال کھاتی ہوں؟"

"نائلہ ٹرائیکو ٹیلومینیا میں صرف بالوں کو نوچنے اور توڑنے کی علامات پائی جاتی ہیں۔ جب بالوں کو کھانے کی شدید خواہش پیدا ہو تو اس حالت کو ٹرائیکو فیگیا (Trichophagia) کہتے ہیں۔" ایک نفسیاتی عارضہ کی وجہ سے آج میں اسپتال پہنچ گئی ہوں۔ مجھے یہ بات بخوبی سمجھ آ گئی ہے کہ اپنے ہی بالوں کو توڑنا، نوچنا یا انھیں کھانا کوئی عادت نہیں بلکہ ایک بیماری ہے۔ جس کا علاج ممکن ہے۔ چیک اپ کے بعد ڈاکٹر صاحبہ نے رپورٹ دیکھتے ہوئے میرے امی ابو کو بتایا

"شکر ہے کہ نائلہ کو Rupenzal (Syndrom) نہیں ہے۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں بالوں کی کوئی 'دُم' اس کی آنتوں تک تو نہیں پہنچ گئی ہے۔ آپ لوگ پریشان نہ ہوں۔ نائلہ جلد پوری طرح ٹھیک ہو جائے گی۔" میرے امی ابو نے بھی اطمینان کا سانس لیا۔ اور ہاں! یہاں علاج کے بعد ڈاکٹر صاحبہ مجھے ماہر نفسیات کے پاس بھیجیں گی۔ تا کہ میں مکمل طور پر صحت مند ہو جاؤں۔

چاکلیٹ کا ڈبہ

ماجد مجید کشمیر یونیورسٹی

شازیہ انجم باورچی خانہ میں گرے پڑے چاکلیٹ اور اس ڈبے کو حسرت بھری نگاہوں سے تک رہی تھی جو آج صبح اس کا بھائی طاہر انجم اس کے سسرال لایا تھا۔ شازیہ انجم کی ساس فریدہ بیگم سسر جی مرزا لالے کے علاوہ شازیہ انجم کے شوہر مرزا بانکے سے بھی ملاقات کر کے اپنے گھر نکل گیا تھا۔ شازیہ انجم باورچی خانہ میں باقی کام نپٹانے چلی گئی جھاڑو لگانے برتن دھونے میں مصروف رہی۔ تھوڑی دیر نہ گزری کہ ساس فریدہ بیگم نے ڈبہ کھولا تو اچھنبے میں آ گئی لالے مرزا کی طرف بڑھایا ڈبہ کا ایک کونہ خالی پایا شازیہ انجم کا شوہر مرزا بانکے آگ بگولہ ہوا چاکلیٹ ایک ایک گننے لگے تعداد میں ۲ کم نکلے۔ ساس سسر نے نہ آو دیکھا نہ تاو ڈبہ شازیہ انجم کے سر کو مارا جو سر کے بجائے شازیہ کے شانے کو لگا۔ ساس سسر برا بھلا کہنے لگے طاہر انجم کو کوسنے لگے «ایسے فقیر نہیں دیکھے تیرے گھر والے جیسے۔ تیرا بھائی شکم سیر یہاں سے نکلا بہن کی کمائی کھا گیا» شازیہ خود کو سنبھالنے والی ہی تھی کہ رہی سہی کسر مرزا بانکے نے پوری کی۔ شازیہ انجم کو دو تین سنائے۔ ساس پیچھے ہٹنے والی کہاں بیٹھی طعنوں کی بوچھاڑ کر کے دل کی بھڑاس نکالی۔

شازیہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ بھڑکے کیوں ہو گئے دبی دبی آواز میں کہنے لگی۔ بات کیا ہے اتنا ہی کہنا تھا کہ تینوں بھڑکے غرائی آواز میں کہنے لگے (تیرا بھائی چاکلیٹ کا ڈبہ آدھا لایا ایک کونہ خالی ہے ہم نے ایک ایک گنے ۱۰۰ میں ۲ کم نکلے یہ اس نے مذاق کیا۔ ہم بھی بازار دیکھے ہیں خریداری کی ہے اتنے گئے گزرے نہیں کہ مذاق کریں) مرزا لالے نے طنزیہ کہا اتنا بھڑ کے کہ پڑوسیوں کے دروازے بند ہو گئے

وہ مرزا لالے کے گھر سے واقف تھے کوئی دن ایسا نہ گزرا کہ لالے کے گھر خاموشی ہو اور بیچاری بہو سکون سے رہے

شازیہ کی بے بسی پر سب چپ تھے وہ مرزا لالے کو بار ہا سمجھا چکے تھے لیکن لالے کا کورا جواب سن کے چپ ہو گئے تھے۔ شازیہ روئے جا رہی تھی باورچی خانہ میں اس کے سوا اب کوئی نہیں تھا ساس سسر ڈانٹ ڈپٹ کر کے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے مرزا بانکے بھی کام پر چلا گیا تھا شازیہ نے گرے پڑے چاکلیٹ اٹھائے ڈبہ بھرا اور فرج کے اوپر سنبھال کے رکھا تا کہ بھائی طاہر انجم کو واپس کرے اور دوبارہ یہاں آنے سے منع کرے۔ شام ہو چکی تھی شازیہ رات کا کھانا پکا کر باورچی خانہ میں گم سم بیٹھی تھی اسی لمحے ساس داخل ہوئی اور شازیہ کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا کھانا لگ گیا سب کھانے سے فارغ ہو کر چاکلیٹ کا ڈبہ تلاش کرنے لگے۔ شازیہ نے ڈبے کی نشاندہی کی لے گئے اور شوہر مرزا بانکے کے ساتھ ساتھ سسر اور ساس بھی کھانے میں مصروف ہو گئے۔ شازیہ انجم کھڑکی کی اوٹ سے چاکلیٹ کے ڈبے پر سسر ساس اور شوہر کا اس قدر جھپٹ پڑنے پر زیر لب بڑبڑا کر کہہ رہی تھی

(بے غیرت اعرابی مغرب کے بھکاری)

عائشہ فرید احمد

نیکی کا صلہ

کسی گاؤں میں سمیر نامی لکڑہارا اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ وہ لکڑیاں بیچ کر اپنا گزارہ کرتا تھا۔ ایک دن وہ جنگل میں جا رہا تھا کہ اسے کسی کے رونے کی آواز آئی۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور آگے بڑھ گیا لیکن آواز پھر آنے لگی۔ اب وہ آواز کی سمت بڑھا۔ تھوڑی دور جا کر دیکھا تو ایک بچہ رو رہا تھا۔ سمیر نے بچے سے رونے کی وجہ پوچھی تو بچے نے کہا کہ میرے ماں باپ کل اس نہر میں ڈوب گئے اور میں اکیلا رہ گیا۔ سمیر نے کچھ سوچا اور اس بچے کو گھر لے گیا۔ بچے کو بیوی کے حوالے کر کے وہ لکڑیاں کاٹنے چلا گیا۔

آج اسے لکڑیاں لے کر بازار جانا تھا۔ وہ بازار گیا تو ایک فیکٹری کے سیٹھ نے اس سے کہا کہ آج سے تمہاری ساری لکڑیاں میں ہی خریدوں گا۔

یہ سن کر سمیر خوش ہو گیا۔ سیٹھ نے اسے دوگنی رقم دی تھی۔ اس نے بچے کے لئے کچھ کپڑے خریدے اور گھر آیا۔ گھر آ کر اسے پتا چلا کہ بچے کا نام حمزہ ہے۔

دوسرے دن وہ پھر بازار گیا۔ آج سیٹھ نے اس سے کہا کہ مجھے اپنے کام کے لئے ایک ایمان دار آدمی کی ضرورت ہے اور تم اس کام کے لئے بہترین رہو گے۔ کیا تم یہ کام کرو گے؟ سمیر نے خوش ہو کر ہاں کر دی اور دوسرے دن سے کام پر جانے لگا۔

اس کی آمدنی بڑھ گئی۔

سالہا سال بیت گئے۔ حمزہ اور سمیر کی بیٹی اب ایک ہو گئے۔ سیٹھ اب بوڑھا ہو چکا تھا۔ اس نے اپنی فیکٹری سمیر کے نام کر دی اور خود ملک سے باہر اپنے بیٹے کے پاس چلا گیا۔ کچھ عرصے میں سمیر نے شہر میں اپنا بنگلہ بنا لیا تھا۔ اب وہ لوگ اس بنگلے میں رہنے لگے۔ سمیر نے حمزہ کی شادی اپنی بیٹی سے کر دی۔ اب وہ لوگ ہنسی خوشی رہنے لگے۔ نیکی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

شیر یا بھیڑ

احمد عدنان طارق

چڑیا گھر میں ساری رات بیت چلی تھی۔ بگوں نے سب جانوروں کو اُن کے ننھے بچے پہنچا دیئے تھے لیکن ابھی بھی ایک ننھا منا بچہ رہ گیا تھا جسکے بارے میں اُنہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ کس کا ہے اور کسے دینا ہے۔ لہٰذا اُنہوں نے بچے کو اٹھایا اور نیلو بھیڑ کے حوالے کر دیا۔ کیونکہ اُس کی شکل کچھ کچھ بھیڑ سے ملتی جلتی تھی۔

اُس نے بھی کہا کہ یہ نہ تو اُس کا بچہ ہے اور نہ ہی وہ جانتی ہے کہ یہ کس کا ہو سکتا ہے۔ بہر حال اُس نے بچے کو اپنے پاس رکھ لیا حالانکہ یہ بہت بڑی غلطی تھی وہ بچہ شیر کا تھا۔

یوں شیرو بھیڑوں کے ریوڑ میں پلنے لگا اور نیلو کو اپنی ماں سمجھنے لگا۔ شیرو بہت جلدی قد میں بڑھنے لگا اور جلد ہی پورا شیر بن گیا۔ نیلو اپنے بچے کو اتنا مضبوط جوان بنتے دیکھ کر بہت خوش تھی کیونکہ سبھی یقین کرتے تھے کہ شیرو بھی دراصل ایک بھیڑ ہے اور شیرو کی کوئی عادت بھی شیروں جیسی نہیں تھی۔

وہ دوسری بھیڑوں کی طرح ہی شرمیلا اور شریف تھا، حالانکہ وہ ایک مُکّے سے درخت گرا سکتا تھا لیکن وہ بھیڑوں کے ساتھ کھیلنا کودنا پسند کرتا تھا۔

چڑیا گھر میں آنے والے شیرو جیسے خوفناک جانور کو بھیڑوں کے ساتھ کھیلتا دیکھ کر بہت حیران ہوتے تھے۔ اُنہیں ہمیشہ ڈر لگتا لیکن شیرو نے شیروں جیسی کبھی کوئی حرکت نہیں کی تھی۔ وہ جلد ہی چڑیا گھر کا سب سے پسندیدہ جانور بن گیا۔

پھر ایک رات ایک خوفناک بھیڑیا اپنے پنجرے سے فرار ہو گیا اور وہ سیدھا بھیڑوں کی خوشبو سونگھتا ہوا آیا۔ اس سے پہلے کہ وہ نیلو کو اُٹھا کر لے جاتا، شیرو جاگ گیا۔

شیرو اتنے خوفناک بھیڑیے کو دیکھ کر ڈر گیا، اس نے اپنے پنجے آنکھوں پر رکھ لئے۔ بھیڑیے نے پھر کوشش کی کہ نیلو کو اُٹھا لے لیکن پھر شیرو میں جانے کہاں سے طاقت آ گئی۔ ایک زوردار دھاڑ مار کر وہ بھیڑیے پر حملہ آور ہو گیا۔

اس سے پہلے اس نے کبھی کسی پر حملہ نہیں کیا تھا۔ اُسکا حملہ کرنے کا انداز بھی ایسا تھا جیسے بھیڑ ٹکر مارتے وقت سر جھکا لیتی ہے لیکن پھر بھی بھیڑیا خوفزدہ تھا۔ آخر شیرو شیر تو تھا ہی اور وہ بھی ایسا مضبوط نوجوان شیر۔ بھیڑیا پیچھے ہٹا اور شیرو نے پھر ایک دفعہ بھیڑیے پر حملہ کر دیا۔ بھیڑیے نے فیصلہ کیا کہ کافی ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ بھاگ جاتا تمام بھیڑیں نیند سے بیدار ہو گئیں اور اُنہوں نے شیرو کی بہادری کا مظاہرہ دیکھا۔

بھیڑیا بھاگا اور اتنا ڈر گیا کہ کبھی دوبارہ بھیڑوں کے باڑے کی طرف نہیں آیا۔ نیلو بہت فخر سے اِدھر اُدھر بھاگتی پھر رہی تھی کہ اس کا بیٹا کتنا بہادر تھا لیکن حیرت انگیز طور پر شیرو پھر بھی نہیں بدلا اور ویسے شریف رہا۔

معلومات کی دنیا

- مکھی ایک سیکنڈ میں 32 مرتبہ اپنے پر ہلاتی ہے۔
- دنیا کی سب سے بلند آبشار کا نام "اینجل آبشار" ہے۔
- دنیا میں سب سے بڑی تازہ پانی کی جھیل "لیک سپیریئر" کینیڈا میں ہے۔
- جھیل وکٹوریہ ایسی جھیل ہے جو تین ممالک یوگنڈا، کینیا اور تنزانیہ میں واقع ہے۔
- انگلیوں کی پوروں کی طرح ہر انسان کی زبان کا پرنٹ بھی مختلف ہوتا ہے۔
- مشہور سائنس دان ڈاؤن کا پسندیدہ مشغلہ کیڑے مکوڑے پکڑنا تھا۔
- ٹڈے کے خون کا رنگ سفید ہوتا ہے۔
- آواز کی رفتار گیارہ سو فٹ فی سیکنڈ ہوتی ہے۔
- زرافہ کی دونوں آنکھوں کا وزن اس کے مغز کے وزن سے دوگنا ہوتا ہے۔
- انسانی جسم میں جتنی شکر ہوتی ہے وہ چائے کی تین پیالیاں بنانے کے لیے کافی ہے۔
- دنیا میں سب سے زیادہ آتش فشاں پہاڑ انڈونیشیا میں واقع ہیں۔

خرگوش کی خصوصیات

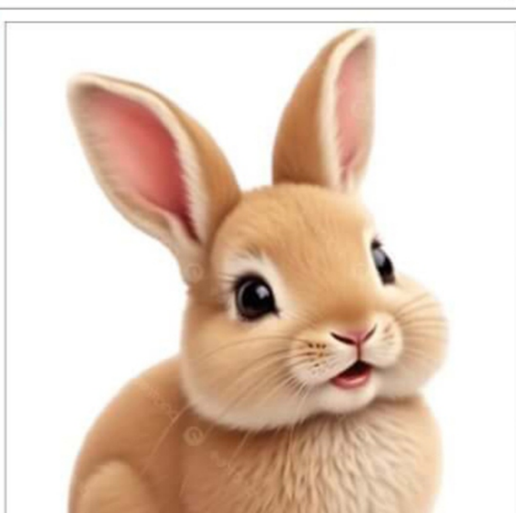

خرگوش ایک خوبصورت اور ملائم جانور ہے جو مختلف اقسام اور رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ پستانیہ جانور «لاگومورفا» (Lagomorpha) کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ خرگوش کا زیادہ تر وقت زمین پر گزرتا ہے اور یہ اپنے نرم جسم اور تیز دوڑنے کی صلاحیت کی وجہ سے مشہور ہے۔

1. «جسمانی ساخت: خرگوش کے کان بہت بڑے اور تیز سننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کی ٹانگیں لمبی اور مضبوط ہوتی ہیں تا کہ وہ تیز دوڑ سکیں۔ خرگوش کی دم چھوٹی اور نرم ہوتی ہے۔
2. «خوراک: خرگوش گھاس، پتے، پھول اور دیگر سبز غذائیں کھاتے ہیں۔ یہ عام طور پر «ہربیوورس» (herbivores) ہوتے ہیں، یعنی صرف نباتات پر منحصر ہوتے ہیں۔
3. «سکونت: خرگوش زیادہ تر زمین کے اندر یا بلوں میں رہتے ہیں۔ یہ بل انہیں شکاریوں سے بچانے میں مدد دیتے ہیں۔
4. «نقل و حرکت: خرگوش تیز دوڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، خاص طور پر جب انہیں شکاریوں سے بچنا ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر 35 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتے ہیں۔
5. «ترغیب و تولید: خرگوش بہت تیز رفتار سے نسل بڑھاتے ہیں۔ ایک خرگوش ہر سال کئی بار بچوں کو جنم دے سکتا ہے۔
6. «شکار: خرگوش کے قدرتی شکاری پرندے اور جانور ہیں، جیسے کہ «شیر»، «گیدڑ» اور بعض پرندے جو شکار کرتے ہیں۔
7. «انسانوں کے ساتھ تعلق: خرگوش نہ صرف جنگلوں میں بلکہ انسانوں کے گھروں میں بھی پالتو جانور کے طور پر پائے جاتے ہیں۔

دلچسپ باتیں:- خرگوش کی آنکھوں کی پوزیشن اس طرح ہوتی ہے کہ انہیں تقریباً 360 ڈگری تک نظر آتا ہے، جس سے وہ اپنے اطراف میں ہونے والی ہر حرکت کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ خرگوش بہت تیز اور چالاک جانور ہیں، اور انہیں خطرہ محسوس ہوتے ہی تیز دوڑ کر چھپنے کی کوشش کرتے ہیں۔

راستہ تلاش کیجیے

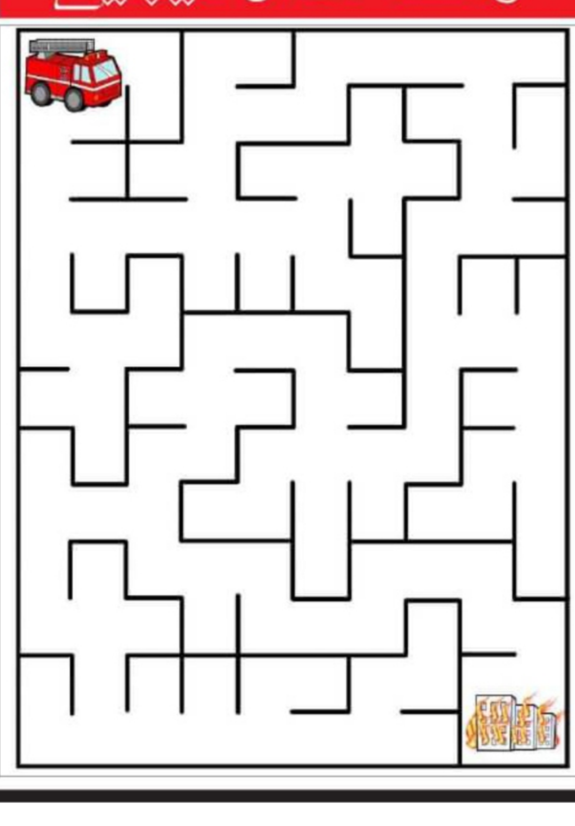

تصویر میں فرق بتائیے

12 difference

Tuesday 30th September 2025
بروز پیر ۳۰ ستمبر ۲۰۲۵
SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ٹرین آپریشنز کیلئے مواصلاتی نظام کیلئے نئی ٹیکنالوجی متعارف کرائی

ممبئی: دھرم ویر مینا نے 28 ستمبر 2025 کو آسن گاؤں کے قریب KV110 شمال مشرقی ٹرانسمیشن لائن پر آپٹیکل وائر سسٹم کا افتتاح کیا۔ آپٹیکل گراؤنڈ وائر ایک نئی ٹیکنالوجی ہے جو سینٹرل ریلوے پر متعارف کرائی گئی ہے تاکہ محفوظ ٹرین آپریشنز کو فعال کرنے کے لیے مواصلاتی نظام کو اپ گریڈ کیا جا سکے۔ یہ کاموں کی بہتر نگرانی اور عمل درآمد کو بھی قابل بنائے گا۔ یہ بھارت کی ڈیجیٹل تبدیلی کی رفتار کو بڑھانے کے لیے ایک شاندار اقدام ہے۔

افتتاح کے موقع پر پرنسپل چیف الیکٹریکل انجینئر انوپ کمار اگروال، ڈویژنل ریلوے منیجر ہریش مینا، ممبئی ڈویژن، محکموں کے پرنسپل سربراہان، اور سینٹرل ریلوے کے سینئر افسران موجود تھے۔ ریلوے بورڈ کی تمام زونز کو ریلوے ٹریک کے ہر طرف 2 آپٹیکل فائبر کیبلز (او ایف سی) بچھانے کی ہدایت کے بعد، سینٹرل ریلوے نے 96F آپٹیکل گراؤنڈ وائر (او پی جی ڈبلیو) کو بطور الیکٹریفائیڈ سیکشنز میں استعمال کرنے کی تجویز پیش کی ہے تاکہ او ایف سی اور انڈر پیتھ کی کمیونیکیشن کے چیلنجوں پر قابو پایا جا سکے۔ آرمرنگ، آٹومیٹک بلاک سگنلنگ (اے بی ایس)، ایل ٹی ای-4G (ٹرین کے آپریشنز کے لیے ہائی سپیڈ وائرلیس نیٹ ورک)، انٹرنیٹ پروٹوکول ملٹی پروٹوکول لیبل سوئچنگ (آئی پی ایم پی ایل ایس- جدید نیٹ ورکنگ ٹیکنالوجی جو کہ ریڑھ کی ہڈی کے طور پر تنصیب کی رفتار کو تیز کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے) جیسے کاموں کے لیے ٹریک کے ساتھ ساتھ او ایچ ای ماسٹ/ پورٹل میں او پی جی ڈبلیو کا اے ای سی کے طور پر استعمال۔ زیر زمین او ایف سی بچھانے سے نسبتاً تیز ہے۔ 96F آپٹیکل گراؤنڈ وائر (او پی جی ڈبلیو) کی اہم خصوصیات درج ذیل ہے۔ سینٹرل ریلوے نے ریلوے پر متعارف کرائی جانے والی اس نئی ٹیکنالوجی کا آغاز کیا ہے۔ سی ایف او کی طرح ایک فائبر کے بجائے ریلوے ٹریک کے ہر طرف دو فائبر لگائے جائیں گے۔ فائبر کو پاور لائنوں کے اندر رکھا جائے گا، جس سے یہ زیادہ محفوظ ہوگا۔ یہ راستے کے تنوع کو قابل بنائے گا اور او ایچ ای اثاثوں کی زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کو یقینی بنائے گا، لاگت کو کم کرے گا۔ چونکہ ریشے ہوائی ہوتے ہیں، اس لیے دیکھ بھال نسبتاً آسان ہے۔ اس میں آمدنی کی اچھی صلاحیت ہے کیونکہ اندرونی استعمال کے علاوہ یہ ٹیکنالوجی دیگر ایجنسیوں کو بھی لیز پر دی جا سکتی ہے، جس سے اضافی آمدنی پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

شیخ راشد لطیف کو علماء بورڈ نے مثالی خدمات ایوارڈ سے نوازا

ممبئی (محمد طفیل ندوی) خدمات اگر صحیح نہج پر ہو تو وہ یقینی طور پر کامیاب ہے، اور اس کامیابی پر اس کو نوازنا یہ اس کی زندگی کو مزید مہمیز دینے کیلئے ایک بہترین قدم ہے، آل انڈیا علماء بورڈ کی یہ ایک کامیاب تحریک رہی ہے کہ ہر ایک شخص جو اپنی خدمات صحیح نہج پر پیش کی ہو تو اس کا اعزاز ایک انوکھے اور والہانہ انداز میں کرتی ہے، اور اس کی حوصلہ افزائی میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی، بیشمار افراد ہیں پورے ملک عزیز ہندوستان میں جنہیں بورڈ کی طرف سے قیمتی ایوارڈ اعزاز کی شکل میں پیش کیا گیا جو یقینا ایک بہترین اور لائق تحسین قدم ہے، حالیہ دو ماہ قبل ۱۴ جولائی ۲۰۲۵ کو عروس البلاد شہر ممبئی میں ایک ایوارڈ نشست بورڈ کے قومی صدر مولانا نوشاد احمد صدیقی کی صدارت میں منعقد کی گئی جس میں کئی اہم شخصیات مدعو تھی، جس میں ایک نام شیخ راشد لطیف کا بھی ہے البتہ وہ کسی مصروفیت کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے، گذشتہ دو روز قبل بورڈ کے مرکزی عہدیداران کا اورنگ آباد ایک پروگرام کے تحت دورہ ہوا جس میں یہ ایوڈ موصوف کو پیش کیا گیا اس پر گفتگو کرتے ہوئے بورڈ ناظم عمومی علامہ بنی حسنی نے کہا کہ یہ اعزاز موصوف کی کئی نہج پر مثالی خدمات کیلئے پیش کیا گیا ہے۔

غزہ میں ہر طرف گرد و غبار، گزشتہ ۲۴ گھنٹے میں ۱۴۰ اہداف کو اسرائیل نے بنایا نشانہ

اسرائیلی ڈیفنس فورسز نے غزہ پٹی میں ایک بار پھر بڑے پیمانے پر حملہ کیا ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں فضائی، بری اور بحری راستوں سے 140 سے زائد اہداف کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان میں حماس کی عمارتوں، ہتھیاروں کے ڈپو اور دیگر ڈھانچے شامل ہیں۔ آئی ڈی ایف کے مطابق یہ حملے غزہ سٹی اور شمالی علاقوں میں جاری جنگ کے درمیان ہوئے ہیں۔ فوج نے کہا کہ 3 ڈویژنوں سے زمینی دستے غزہ سٹی کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ان حملوں کے بعد غزہ میں ہر طرف گرد و غبار اور دھواں ہی دھواں دکھائی دے رہا ہے۔

ویسٹرن ریلوے نے کول گولڈ کپ جیتا

ویسٹرن ریلوے نے سال 2024-25 کے لیے باوقار کول گولڈ کپ جیت لیا ہے۔ یہ کپ کھیل کی دنیا میں انڈین ریلوے کے مجموعی غلبہ کی علامت ہے۔ یہ شاندار کامیابی ویسٹرن ریلوے کی کڑی لگن اور کھیل کے میدان میں بہترین کارکردگی کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ ویسٹرن ریلوے کے جنرل منیجر وویک کمار گپتا نے اس شاندار کامیابی کو حاصل کرنے میں تمام کھلاڑیوں کی شاندار کارکردگی کی تعریف کی۔ ویسٹرن ریلوے کے چیف پبلک ریلیشن آفیسر ونیت ابھیشیک کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز کے مطابق ویسٹرن ریلوے کے کھلاڑیوں نے مختلف کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لے کر تنظیم کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ ویسٹرن ریلوے کی ایک باصلاحیت ریسلر انتم نے حال ہی میں کروشیا کے زگریب میں منعقدہ سینئر ورلڈ ریسلنگ چیمپئن شپ 2025 میں ہندوستان کی نمائندگی کی اور 53 کلوگرام زمرے میں کانسے کا تمغہ جیتا۔ اسی ٹورنامنٹ میں ویسٹرن ریلوے کے ایک تجربہ کار ملازم اور ریفری ستیہ دیو ملک نے چیمپئن شپ کے دوران اپنی مہارت اور نگرانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریفری کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ونیت ابھیشک نے مزید بتایا کہ ویسٹرن ریلوے نے اگست 2025 میں جے پور میں منعقدہ 71 ویں آل انڈیا انٹر ریلوے ٹیبل ٹینس (مرد اور خواتین) چمپئن شپ 2025-26 میں بھی فتح کا جشن منایا۔

بھیونڈی، نظامپور میونسپل کارپوریشن کی صحت خدمات فعال، جعلی ڈاکٹروں پر سخت کارروائی

بھیونڈی (شارف انصاری): بھیونڈی نظامپور شہر میونسپل کارپوریشن کے صحت محکمہ کی جانب سے شہریوں کو بہتر طبی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے مختلف مراکز فعال طور پر کام کر رہے ہیں۔ فی الحال میونسپل حدود میں 1 بی جی پی دواخانہ اور 19 شہری صحت مراکز صبح 9 بجے سے شام 5 بجے تک (ہفتہ وار و سرکاری تعطیلات کو چھوڑ کر) خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ ان مراکز پر حاملہ خواتین کی جانچ، ماؤں اور بچوں کی باقاعدہ ویکسینیشن، او پی ڈی خدمات، پردھان منتری سرکشت ماترتو یوجنا، جننی سرکشا یوجنا، خاندانی منصوبہ بندی پروگرام، متعدی امراض کا سروے اور علاج، ملیریا کی روک تھام، متعدی و غیر متعدی بیماریوں کا ابتدائی علاج، پلس پولیو مہم اور دیگر قومی صحت پروگرام چلائے جا رہے ہیں۔ قومی شہری صحت مشن کے تحت حکومت کی منظوری سے قائم کیے گئے 39 صحت و ردھنی مراکز (UHWC) میں سے 19 مراکز میونسپل حدود میں فعال ہیں۔ اسی طرح 15 ویں مالیاتی کمیشن کے تحت 10 ہندو ہردیہ سمراٹ بالا صاحب ٹھاکرے آپلا دواخانہ مختلف علاقوں میں شروع کیے گئے ہیں، جہاں بیرونی مریضوں کی جانچ اور علاج کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے بمبئی نرسنگ ہوم رجسٹریشن ایکٹ 1949 اور مہاراشٹر شُشر وشا گروہ نونڈنی (ترمیمی) قواعد 2021 کے تحت نجی اسپتالوں اور میٹرنٹی ہوم کا اندراج کیا جا رہا ہے۔ جولائی 2025 میں بغیر اندراج کے غیر قانونی طور پر زچگی خدمات فراہم کرنے کے معاملے سامنے آنے پر 4 افراد کے خلاف تعزیری کارروائی کی گئی۔ اس کے علاوہ غیر قانونی طور پر طب کی پریکٹس کرنے والے جعلی ڈاکٹروں کے خلاف بھی کارروائی تیز کر دی گئی ہے۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق میونسپل سطح پر پرن ولوکن کمیٹی قائم کی گئی ہے، جس میں کمشنر، صدر اور صحت افسر ارکان ہیں۔ اس کمیٹی کی نگرانی میں اب تک کل 74 جعلی ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ جولائی 2025 میں 1 اور ستمبر 2025 میں 3 معاملات میں متعلقہ پولیس تھانوں میں مقدمات درج کرائے گئے ہیں۔ میونسپل صحت افسر ڈاکٹر سندیپ گاڈیکر نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ میونسپل صحت خدمات سے فائدہ اٹھائیں اور دوسروں تک بھی اس کی اطلاع پہنچائیں۔ ساتھ ہی کسی بھی جعلی ڈاکٹر یا بغیر اندراج چل رہے اسپتال کی اطلاع فوراً میونسپل کارپوریشن کو دیں۔

ممبئی یونیورسٹی اور ''اردو چینل''، ممبئی کے زیر اہتمام منعقدہ دو روزہ فیسٹیول

ممبئی: شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی اور ''اردو چینل'' ممبئی کے زیر اہتمام منعقدہ دو روزہ ''وراثت اردو فیسٹیول'' ۲۷ اور ۲۸ ستمبر کو کامیابی سے منایا گیا۔ اس فیسٹیول کا افتتاح کرتے ہوئے معروف فکشن نگار ڈاکٹر سلیم خان نے کہا کہ اردو ہندوستان کی تہذیبی شناخت ہے۔ افتتاحی نشست کے صدر ڈاکٹر عبداللہ امتیاز احمد، (صدر شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی) نے اردو تدریس کی صورت حال پر روشنی ڈالی۔ مہاراشٹر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر سراج الدین چوگلے نے اردو زبان کے فروغ کے لیے مختلف تجاویز پیش کیں۔ ڈاکٹر زبیر شیخ (امپا) نے یونانی اور اردو کے رشتے پر گفتگو کی اور صدر شعبۂ فارسی ڈاکٹر سکینہ خان نے اردو اور فارسی کے باہمی روابط پر روشنی ڈالی۔ افتتاحی نشست کے دیگر مہمانان ڈاکٹر سید عابد، ڈاکٹر خالد شیخ، ڈاکٹر جمشید احمد ندوی اور محمد عادل شیخ نے بھی وراثت اردو فیسٹیول کی کامیابی پر مبارکباد دی۔ افتتاحی نشست کی نظامت ڈاکٹر قمر صدیقی نے کی اور شکریہ کی رسم ڈاکٹر ذاکر خان ذاکر نے ادا کی۔ فیسٹیول کے دوسرا پروگرام نوجوان شعرا کی نشست کی صدارت جمیل کامل نے کی جبکہ پرنسپل اسلم شیخ، شکیل انصاری اور امتیاز گورکھپوری مہمانانِ خصوصی کے طور پر شریک ہوئے۔ شعرا میں مقصود آفاق، عمران عطائی، احسن عثمانی، سلمان خان جہاں پوری، رئیس احمد رئیس، اویس سید، قرین ناز، شوکت علی اور عدنان اختر نے اپنے کلام پیش کیے۔ اس شعری نشست کی نظامت کیف بنارسی نے کی۔ ظہرانے کے بعد نشست برائے تخلیقی نثر کی صدارت اقبال نیازی نے فرمائی جبکہ وقار قادری نے انور ظہیر مرحوم پر خاکہ، ملا بدیع الزماں نے انشائیہ، قاسم ندیم نے خاکہ اور رابعہ تبریز نے انشائیہ پیش کیا۔ معروف ڈراما نگار اقبال نیازی نے اپنی صدارتی تقریر میں پیش کی گئی غیر افسانوی تخلیقات پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کو خوش آئیند بتایا کہ نئے لکھنے والے تخلیقی نثر کے میدان میں آ رہے ہیں۔ وراثت ادبی فیسٹیول کے پہلے دن کا آخری پروگرام شعری نشست پر مبنی تھا۔ اس نشست کی صدارت اعجاز ہندی نے فرمائی۔ مہمانانِ خصوصی کے طور پر جاوید جمال الدین اور رفیق شیخ شریک رہے۔ شعرا میں لکشمن شرما واحد، ریاض منصوری، شجاع الدین شاہد، زبیر گورکھپوری، ایاز بستوی، کمال احمد بلیاوی اور توفیق فاخری شریک تھے۔ دوسرے دن کی پہلی نشست شہر میں شدید بارش کی وجہ سے تھوڑی تاخیر سے شروع ہوئی۔ اس شعری نشست کی صدارت نوین جوشی نوا نے فرمائی جبکہ مشیر انصاری، عبداللہ مسرور اور عرفان شیخ مہمانان خصوصی تھے۔ نظامت کا فریضہ محسن ساحل نے انجام دیا۔ شعرا میں وارث جمال، ارشاد عرش، مشتاق منتظر، نسیم مرکزی، جمال اختر عراقی، اشتیاق اثر اور سہیل اکمل نے اپنے کلام پیش کیے۔ عبید اعظم اعظمی نے شکریہ کی رسم ادا کی۔ شعری نشست کے بعد ظہرانے کا انتظام تھا۔ فیسٹیول کے دوسرے دن کی دوسری نشست افسانہ خوانی پر مشتمل تھی۔ اس نشست کی صدارت معروف ڈراما نگار مجیب خان کی۔ مہمانِ خصوصی قیصر خالد (آئی پی ایس) تھے جبکہ ڈاکٹر نگار عظیم مہمانِ اعزازی تھیں۔ عبدالرحمن قاضی، تنویر بانو انصاری، صابرین خان، محتشم اکبر، وسیم عقیل شاہ اور نگار عظیم نے افسانے پیش کیے۔ چائے کے وقفے کے بعد شعری نشست کا آغاز ہوا جس کی صدارت قیصر خالد (آئی پی ایس) نے کی۔ عطاالرحمن طارق، قمر صدیقی، ذاکر خان ذاکر، عامر مسعود اور سردار علی سید نے کلام پیش کیے۔

ساجد خان پٹھان نے کہا تعلیم معاشرے کی اصل طاقت

ودربھ ویلفیئر ایسوسی ایشن میرا-بھاینڈر یونٹ کی جانب سے طلبہ کو شیلڈ اور اسناد پیش کرکے اعزاز بخشا گیا

میرا روڈ: ودربھ ویلفیئر ایسوسی ایشن، میرا-بھاینڈر یونٹ کے زیر اہتمام منعقدہ ''اسٹوڈنٹس ایوارڈ ڈسٹری بیوشن پروگرام 2024-25'' میں اکولہ مغرب اسمبلی حلقہ کے مقبول رکنِ اسمبلی جناب ساجد خان پٹھان نے اپنے خطاب میں کہا کہ تعلیم ہی ترقی کی اصل کنجی ہے۔ انہوں نے طلبہ کو محنت اور لگن کے ساتھ آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ انسانیت اور بھائی چارے کی بنیاد درگزر اور محبت پر قائم ہے۔ جذباتی انداز میں انہوں نے کہا: ''ودربھی بھائیوں کا یہ اعزاز میرے لیے رکنِ اسمبلی بننے کی خوشی سے بھی بڑھ کر ہے۔'' صدارت و مہمانانِ خصوصی پروگرام کی صدارت یونٹ صدر فیض اللہ شیخ نے کی۔ مہمانِ خصوصی مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر نائب صدر اور سابق ایم ایل سی جناب سید مظفر حسین کی نمائندگی ان کی صاحبزادی محترمہ آفرین مظفر حسین نے کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر اسد اللہ خان غازی، ممتاز انڈسٹریلسٹ جناب سیف اللہ خان، ADGPI انڈین آرمی کے جناب مدھوسودن سوریے، گجانن ناگے سمیت کئی سماجی شخصیات موجود رہیں۔ ہونہار طلبہ کی پذیرائیتقریب میں ودربھ سے تعلق رکھنے والے ایس ایس سی، ایچ ایس سی، ڈپلومہ، گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطح کے ہونہار طلبہ کو شیلڈ اور اسناد پیش کر کے تعلیمی یگانگت کا پیغام عام کیا گیا۔ شریک معززین و عہدیداران اس موقع پر ودربھ ویلفیئر ایسوسی ایشن ممبئی کے صدر ڈاکٹر ناظم الدین قاضی، جنرل سکریٹری سید ناصر علی، میرا-بھاینڈر یونٹ کے جنرل سکریٹری نعمت خان پٹیل، پروگرام انچارج کبیر شیخ، سابق صدر ایس۔ اے۔ خان، عبد الرحمن شیخ، خالد اختر خان، ڈاکٹر رفیق شیخ، پرمود سانگوڈے، زبیر قریشی، شریف الدین شیخ، پرویز ساحل، سید طارق غفار، مرزا اسماعیل بیگ، ڈاکٹر عبدالجلیل شیخ، محمد فیروز شیخ، عبدالشکیل جمادار، اقبال احمد خان، انصار صوفی، نجم الدین شیخ، سہیل احمد، محمد رفیع، حسن رادھنا پارہ، سید شفاقت علی، میڈیا انچارج و ایڈیٹر ظفر صدیقی، عارف شیخ، تجمل خان، شکیل خان، غالب جمادار سمیت بڑی تعداد میں عہدے دار اور سماجی کارکن شریک رہے۔ نتیجہ یڈالرٹ کی وارننگ کے باوجود یہ پروگرام جوش و خروش اور شاندار کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس تقریب نے یہ ثابت کر دیا کہ تعلیم اور قابل طلبہ کا اعزاز ہی معاشرے کی سب سے بڑی طاقت ہے۔

ایم مبین، فہیم احمد عبدالباری، ساجد صدیقی، محمد مقیم اور شیخ نعیم اقبال مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی ایوارڈ سے سرفراز

بھیونڈی (شارف انصاری): اردو زبان و ادب کے فروغ اور تدریس کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے پر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کی جانب سے بھیونڈی کی پانچ ممتاز شخصیات کو باوقار ایوارڈز سے نوازا گیا ہے۔ یہ اعلان حال ہی میں اکادمی کی جانب سے 2021ء تا 2023ء کے انعامات کے سلسلے میں کیا گیا۔ نامور محقق و ادیب ایم مبین کو ولی دکنی ریاستی ایوارڈ (اکیاون ہزار روپے) برائے ۲۰۲۳ء سے نوازا گیا۔ یہ ان کی ادبی و تحقیقی کاوشوں کا اعتراف ہے جو اردو ادب کے فروغ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ موصوف پچاس سے بھی زائد کتابوں کے مصنف ہیں اور اس سے قبل بھی ملک کی کئی اکادمیوں کی جانب سے انھیں اعزاز و ایوارڈس سے نوازا گیا ہے۔ مومن فہیم احمد عبدالباری: سال ۲۰۲۲ء کے لیے شہر کے معروف کریئر کاؤنسلر اور صمدیہ جونیر کالج کے لیکچرر فہیم مومن کو مثالی معلم ایوارڈ سے نوازا گیا۔ موصوف شہر اور بیرون طلبہ کی کاؤنسلنگ اور کریئر رہنمائی میں ہمہ وقت مصروف ہونے کے علاوہ تعلیمی، ادبی و سماجی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ مزید ملک کے مختلف اردو اخبارات میں کریئر رہنمائی اور تعلیمی و سماجی موضوعات پر آپ کے مضامین و آراء کو اہتمام سے شائع کیا جاتا ہے۔ آپ ایچ ایس بورڈ میں بحیثیت ماڈریٹر، ٹرانسلیٹر اور معاشیات کی نصابی کتاب کے مترجم بھی ہیں۔ ان کی تدریسی و تعلیمی خدمات کے لیے اکادمی نے انہیں سال ۲۰۲۲ء کے لیے کالج سطح پر بیسٹ ٹیچر کے اعزاز سے نوازا ہے۔ پرنسپل صدیقی ساجد سلیم: صمدیہ ہائی اسکول و جونیر کالج میں بحیثیت سربراہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایچ ایم ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں۔ سال ۲۰۲۳ء کے لیے اسکولی سطح پر بیسٹ ٹیچر کے اعزاز سے اکادمی ان نے کو اعزاز سے نوازا ہے۔ ڈاکٹر محمد مقیم جامعی، اُستاذ رابعہ گرلز ہائی اسکول و جونیر کالج کو سال ۲۰۲۳ء کے لیے اسکولی سطح پر بیسٹ ٹیچر ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ یہ اعزاز ان کی علمی و ادبی خدمات اور اردو زبان کے تئیں ان کی غیر معمولی وابستگی کا روشن ثبوت ہے۔ موصوف ایک اچھے استاذ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے شاعر بھی ہیں اور ''نادر'' تخلص رکھتے ہیں۔ مزید آپ ایس ایس سی بورڈ میں ماڈریٹر اور پیپر سیٹر کے طور پر بھی اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ شیخ نعیم اقبال: معلم صلاح الدین ایوبی ہائی اسکول، ایک سینیئر ٹیچر ہیں۔ ایس ایس بورڈ کے ماڈریٹر ہیں ان کی تعلیمی و تدریسی خدمات پر اکادمی نے ۲۰۲۳ء کے لیے اسکولی سطح پر بیسٹ ٹیچر کے اعزاز سے نوازا ہے۔ یاد رہے کہ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی ہر سال ریاستی و قومی سطح پر نمایاں شخصیات کو مختلف اعزازات سے نوازتی ہے۔ اس بار 2021ء، 2022ء اور 2023ء تینوں برسوں کے ایوارڈز کا اعلان ایک ساتھ کیا گیا ہے اور یہ تمام اعزازات ممبئی میں 6 تا 8 اکتوبر 2025ء کو ہونے والی تین روزہ گولڈن جوبلی تقریب میں تقسیم کیے جائیں گے۔ بھیونڈی کی علمی و ادبی برادری نے اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ شہر کی ان پانچ شخصیات کے انتخاب پر اطمینان اور بھیونڈی کے ساتھ پوری اردو برادری کے لیے فخر کی بات قرار دیا ہے۔

کرناٹک کا سماجی اور معاشی سروے: مساوات کی راہ میں حیلے بہانے نہیں، سچائی کا استقبال کریں: جمیل احمد ملنسار

بنگلور: حال ہی میں، بنگلور ساؤتھ کے رکن پارلیمنٹ تیجسوی سوریہ نے لوگوں سے کہا کہ وہ کرناٹک کے سماجی اور معاشی سروے کا بائیکاٹ کریں کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ یہ سروے سیاست سے متاثر ہے اور محفوظ نہیں ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اس سروے میں حصہ لینے سے لوگوں کی ذاتی معلومات کو خطرہ ہو سکتا ہے اور یہ سماج کو تقسیم کرے گا۔ تاہم، یہ الزامات گمراہ کن ہیں اور ہمارے معاشرے میں مساوات اور انصاف کے وسیع مقصد کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ سماجی اور معاشی سروے میں حصہ نہ لینے سے ان کئی برادریوں کی مشکلات چھپی رہ جائیں گی جو واقعی مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں۔ اگر بڑی تعداد میں لوگ حصہ نہیں لیتے تو سب سے زیادہ مظلوم لوگ بے آواز رہ جائیں گے اور انہیں حکومت کی جانب سے مناسب مدد نہیں مل پائے گی۔ تیجسوی سوریہ کے پرائیویسی کے بارے میں بیانات نے بلاوجہ خوف پھیلایا ہے، حالانکہ کرناٹک ہائی کورٹ نے واضح کیا ہے کہ یہ سروے رضاکارانہ ہے اور جمع کی گئی معلومات محفوظ رکھی جائیں گی۔ شک و شبہ پھیلانے سے الجھن اور بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے، جو اہم اسکیموں اور اصلاحات کا فائدہ اٹھانے میں رکاوٹ بنتی ہے۔ جب رہنما حقائق کی پرواہ کیے بغیر ایسے سروے کے خلاف بات کرتے ہیں تو اس کا فائدہ صرف وہی لوگ اٹھاتے ہیں جو پہلے سے ہی اقتدار میں ہیں، جبکہ معاشرتی جدوجہد کرنے والے لوگ پیچھے رہ جاتے ہیں۔ لوگوں کی زندگیوں کے بارے میں درست معلومات ہی ایماندار اور مؤثر پالیسی سازی کے لیے ضروری ہیں۔ سماجی اور معاشی سروے اس بات کا پتہ لگاتا ہے کہ کون سی برادریاں سب سے زیادہ مشکلات میں ہیں اور انہیں سب سے زیادہ مدد کی ضرورت ہے، تاکہ حکومت واقعی وہاں مدد پہنچا سکے جہاں ضرورت ہو۔ بغیر اس معلومات کے، پالیسیاں اور فلاحی اسکیمیں ان لوگوں تک پہنچنے میں ناکام رہتی ہیں جنہیں مدد کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے، اور ترقی و مساوات کی کوششیں کم مؤثر ہو جاتی ہیں۔ سماجی اور معاشی سروے کا اصل مقصد سماج کو زیادہ منصفانہ اور متوازن بنانا ہے، نہ کہ تقسیم کرنا۔ درست اعداد و شمار نقصان دہ دقیانوسی تصورات کو ختم کر کے ہر فرد کو قانون کے تحت برابر مواقع کے قریب لے آتے ہیں۔ آخر میں، کئی محروم برادریاں سرکاری ڈیٹا اور فیصلوں میں نظر نہیں آتیں۔ سماجی اور معاشی سروے میں حصہ لینے سے یہ گروہ اپنی کہانیاں بیان کر سکتے ہیں اور تسلیم کیے جا سکتے ہیں۔ ان کی نمائندگی مخصوص اقدامات کی طرف لے جا سکتی ہے تاکہ ان کے مسائل کو حل کیا جا سکے۔ کرناٹک سرکار کے سماجی اور معاشی سروے کو کمزور کرنا یا اس کا بائیکاٹ کرنا معاشرے کے لیے حق اور تبدیلی کے ایک اہم موقع سے انکار کرنا ہے۔

ایماندارانہ شرکت وہ محروم آوازیں طاقتور بناتی ہے جو طویل عرصے سے پالیسی سازی سے باہر تھیں اور یہ یقینی بناتی ہے کہ حکومتی اقدامات ہر برادری کی حقیقی صورتحال پر مبنی ہوں۔ اس عمل سے انکار نا انصافیوں کو چھپاتا ہے اور ایسے نظام کو برقرار رکھتا ہے جو سب سے زیادہ مظلوموں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ یہ سروے صرف ایک انتظامی کام نہیں بلکہ کرناٹک اور بھارت کے لیے سچائی اور انصاف کو حقائق کی بنیاد پر نئے سرے سے تعمیر کرنے کا موقع ہے۔ یہ سروے صرف اعداد و شمار کا معاملہ نہیں بلکہ انصاف کا اخلاقی عہد ہے۔ پالیسی سازوں کو آخر کار یہ موقع ملا ہے کہ وہ اصل محروم گروہوں کو پہچانیں اور ریزرویشن، ترغیبات اور امدادی پروگرامز کو مناسب طریقہ سے تبدیل کریں، جیسا کہ کرناٹک کے نئے سروے رپورٹس میں بحث اور سفارش کی گئی ہے۔ ایسے اصلاحات، جو شفاف ڈیٹا کی روشنی میں کی جائیں، عوامی اداروں میں اعتماد بڑھائیں گی اور یہ دکھائیں گی کہ مساوات صرف آئینی نظریہ نہیں بلکہ ایک حقیقی اور قابل پیمائش مقصد ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ سروے قومی مثال بن سکتا ہے۔ اگر کرناٹک سروے کے نتائج کو ہدف بند فلاحی اقدامات، شفاف عمل اور ریزرویشن پر نئے خیالات میں تبدیل کر سکتا ہے، تو یہ دوسرے ریاستوں کی حوصلہ افزائی کرے گا کہ وہ بھی ڈیٹا اور ہمدردی دونوں کی قدر کریں۔ تقسیم کرنے کے بجائے، مضبوط سماجی سروے ضرورت، انصاف اور شمولیت کی بنیاد پر وسیع اتحاد پیدا کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑا خطرہ سروے کروانے میں نہیں بلکہ اس کی بات نہ سننے میں ہے۔ اگر ریاست اور اس کے شہری سننے، سب کو گننے اور سب کا خیال رکھنے کا انتخاب کریں، تو یہ عمل آنے والے برسوں میں مساوات اور اتحاد کی ایک طاقتور قوت بن سکتا ہے۔

خانقاہ مبینیہ قلب مضطر کیلئے ایک روحانی مرکز

ممبئی۔ انسان کو اللہ تعالی نے اپنی تمام مخلوقات میں سب سے معزز و مکرم بنایا یہ سب سے بڑی شرف کی بات ہے، ساتھ اس کی تمام ضروریات زندگی کیلئے تمام سہولیات بھی فراہم کی، اور کئی قیمتی انعامات و اکرامات سے نوز کر اس کو ممتاز کر دیا لیکن ان کیساتھ حالات کو بھی پیش نظر رکھا یہی وجہ ہے کہ انسان کبھی کبھی مختلف حالتوں سے گذرتا ہے، اور یہی حالت کی وجہ سے دل و دماغ پس و پیش میں چلا جاتا ہے، جس سے وہ مختلف الخیال میں اپنے آپ کو ڈبو دیتا ہے، ایسے وقت میں ہمیں چاہیے کہ ہم صحیح طور پر دعا کریں، اپنے علاج و معالجہ کی طرف توکل علی اللہ کیساتھ توجہ دیں، دوا بھی دعا بھی، خانقاہ مبینیہ عدلپور ضلع دربھنگہ بہار یہ ایک روحانی مرکز ہے، ایک قلب مضطر کیلئے، اپنی پریشانیوں، تکالیفوں، اور مصائب کو یہاں پیش کریں، اور اپنی دعاؤں کیساتھ جو عمل بتایا جائے اس پر عمل کریں، اہتمام نماز، تلاوت قرآن، ذکر و اذکار و دیگر اوراد و اعمال تاکہ ہمارا دل و دماغ ایک سکون کی کیفیت حاصل کر سکیں، اور جو پریشانیاں ہیں وہ بفضلہٖ تعالی دور ہو سکیں (قاری مبین الدین صاحب عدلپور امام و خطیب محمدی مسجد پورب ٹولہ موریار 8708171342)

دھر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

اللہ کی طرف سے ہر صاحب فہم مسلمان کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے بے پناہ عشق کی طاقت سے تمام نشیب و فراز کو عبور کرتا ہوا نام محمد و پیغام محمد ﷺ اور اسکے نور کو دنیا کے ہر ہر گوشے میں پہنچانے کا تہیہ کر لے بزبان اقبال'' (قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے) گویا یہ ایک غیبی آواز ہے جو بزبان اقبال مسلمانوں کو مخاطب کر رہی ہے، اور ساتھ ہی اقبال کا یہ شکوہ بھی (ایک بلبل ہے کہ ہے محو ترنم اب تک اس کے سینے میں ہے نغموں کا تلاطم) کتنا پیارا انداز ہے پیغام محمد ﷺ، یہ بلبل کا ترنم، اسلام سے محبت کرنے والے، محمد ﷺ سے عشق کرنے والے، اسلام کے نغمہ خواں، جن میں اقبال خود بھی شامل ہیں، چمن دہر، عالم اسلام، کلیوں کا تبسم، اسلامی شان و شوکت، یہ ساقی، ذات محمد ﷺ، مئے پیغام محمد ﷺ، بالفاظ دیگر اس چمنستان عالم میں ایسے بلبل کا ہونا ضروری ہی نہیں بلکہ بقائے عالم کے لئے ناگزیر ہے جو نامساعد حالات میں بھی توحید کے نغمے گا گا کر لوگوں کو بیدار کرنے کی کوشش میں مصروف ہو یعنی دنیوی اور اخروی ترقی کے لئے عشق محمد ﷺ از حد ضروری ہے اس لئے کے نام محمد ﷺ دل کی گہرائیوں میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے ہی یہ شکوے پیدا ہوئے ورنہ خود اسلام کی حفاظت کی آرزو کا دل میں مچلنا بھی اسی فیضان کا مرہون منت ہے اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اقبال نے وضاحت کر دی ہے کہ دنیا میں کوئی جگہ ایسی باقی نہیں جہاں اسم محمد ﷺ نہ پہنچا ہو اور رہتی دنیا تک اس نام کی رفعت و شہرت کو اس کا مقدر بنا دیا گیا اور ظاہر ہے کہ یہ خدا کی قدرت اور اسکی شان ہی کے طفیل ہوا ہے سورۂ الم نشرح میں بھی اس کا اظہار موجود ہے یہی وہ نام ہے جس کو سن کر مخالف، موافق ہی نہیں بلکہ محافظ بن گئے اسی پیغام کے سبب کالے گورے اور عربی عجمی کا امتیاز و تعصب ختم ہو گیا بلال حبشیؓ حضرت عمرؓ کی زبان سے سیدنا بلال کہلائے ہر عہد میں اس وفائے محمد ﷺ کے سبب ہی غیبی نصرتیں آئیں اس لئے یہ اصول اور کلیا بن گیا کہ اگر کسی قوم کو دنیا اور آخرت میں سُرخرو ہونا ہے اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی مدد درکار ہے تو وہ حقیقی عشق رسول ﷺ اختیار کر لے اس کی دنیا اور آخرت کی تمام مرادیں بر آئیں گی، اس پورے پس منظر میں وہ غیبی آواز یہ اصولی بات کہہ کر رک جاتی ہے کی (محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں) (دانش اختر ندوی ملارنوی)

بقیہ: ادھو دسہرہ ریلی منسوخ کریں……

اب ایکشن لینے کا وقت ہے۔ وہ دسہرہ ریلی منسوخ کرے اور سیلاب متاثرین پر پیسہ خرچ کرے۔ اپادھیائے نے ٹھاکرے کی سالانہ ریلی کے مواد پر بھی تنقید کی، یہ کہتے ہوئے کہ پہلے شیوسینا کے بانی بال ٹھاکرے کے دور میں یہ تقریب اپنی نظریاتی سمت کے لیے جانی جاتی تھی۔

بقیہ: دادر ریلوے اسٹیشن……

دہلی کے ہوائی اڈے، اسکولوں اور کئی دیگر اداروں کو بم کی دھمکی والی ای میل بھیجی گئی ہیں۔ تحقیقات جاری ہیں۔

بقیہ: راہل گاندھی کو جان سے……

اسی دوران انہوں نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو بی جے پی کے ایک ترجمان کی جانب سے کھلے عام دی گئی گولی مارنے کی دھمکی کی سخت مذمت کی۔ سپکال نے کہا کہ مہاتما گاندھی کی چھاتی پر گولی چلانے والی اولاد آج بھی زندہ ہے اور یہ سوچ آر ایس ایس کی کالی ٹوپی سے نکلی ہے۔ لیکن اگر راہل گاندھی کے بال کو بھی آنچ آئی تو یاد رکھنا، ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ اس موقع پر تشار گاندھی نے کہا کہ یہ پدیاترا جمہوریت، آئین اور عوام کے ستیا گرہ کے حق کے تحفظ کے لیے نکالی گئی ہے اور یہ عوامی غصے کی علامت ہے۔ اس یاترا میں مہا وکاس اگھاڑی کے سبھی اتحادی جماعتوں کے رہنما، عہدیداران اور عام عوام بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ یہ یاترا دوپہر تک اشوک ون پہنچی جہاں شرکاء نے کھانے کے بعد آرام کیا۔ شام تک یہ قافلہ بٹی بوری پہنچے گا جہاں ایک عوامی جلسہ ہوگا اور قافلہ رات وہیں قیام کرے گا۔

بقیہ: شمیم طارق، ہارون افروز،……

معروف شاعر و سینئر صحافی جناب محمد ہارون افروز ایڈیشنل ایکزیکٹیو ایڈیٹر روزنامہ صحافت، ممبئی (صحافتی ایوارڈ)، تنظیم اردو کارواں کے صدر فرید احمد خان (خصوصی ایوارڈ برائے فروغِ اردو و ہمہ جہت خدمات) اور ڈاکٹر علاؤالدین شیخ کے اسمائے گرامی صحافتی، ادبی، ثقافتی اور سماجی حلقوں میں نہایت مقبول و معروف ہیں۔ فہرست میں انصاری رئیس احمد، ڈاکٹر لکشمن شرما واحد، شیخ امتیاز احمد نور محمد، محترمہ زاہدہ، حامد اقبال صدیقی، ممتاز قمر الدین شیخ، کمال احمد بلیاوی، خان نزہت کبیر، رؤف صادق، ڈاکٹر محمد تابش خان، شیخ، عبدالکریم قاسم علی، محمد اقبال، خان عبداللہ، ڈاکٹر شیخ احرار احمد، نازیہ پرویز نقوی بھی شامل ہیں۔ تمام انعام یافتگان مبارکباد کے مستحق ہیں۔

بقیہ: پال گھر ہجومی تشدد……

بھگوت سوناونے، سب ڈویژنل پولیس آفیسر جوہر ڈویژن، پال گھر کی شکایت پر سی بی آئی نے تین الگ الگ کیس درج کیے ہیں۔ ملزمان پر ہجوم کے ذریعہ حملہ اور لنچنگ، املاک کو نقصان پہنچانے، اُکسانے اور سازش کرنے، پولیس پر حملہ اور سرکاری ملازم کے قتل کی کوشش جیسے سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ ان پر مجرمانہ تشدد اور غداری کے الزامات بھی شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق 16 اپریل 2020 کو اطلاع ملی تھی کہ گڈچنچلے چوکی پاڑا میں 400 سے 500 افراد کے ہجوم نے تین افراد کو فاریسٹ چیک پوسٹ پر روک لیا تھا۔ پولیس کی ٹیم موقع پر پہنچی اور تینوں کو گاڑی سے نکال کر اپنی سرکاری گاڑی کی طرف لے گئی۔ اس وقت ان میں سے ایک نے بتایا کہ وہ ناسک کے رہائشی ہیں اور ایک گرو کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے جا رہے تھے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

مختصرات

انڈیا-یورپی فری ٹریڈ ایسوسی ایشن (ای ایف ٹی اے) یکم اکتوبر سے نافذ ہوگا: گوئل

نئی دہلی، 29 ستمبر (یواین آئی) ہندوستان اور چار ممالک پر مشتمل یورپی فری ٹریڈ ایسوسی ایشن (ای ایف ٹی اے) کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ (ایف ٹی اے) یکم اکتوبر سے نافذ العمل ہوگا اسے پچھلے سال حتمی شکل دی گئی تھی اور ہندوستان اب کئی دیگر ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ اسی طرح کے معاہدوں پر بات چیت کر رہا ہے مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے پیر کو یہ جانکاری دیتے

ہوئے کہا کہ بہت سے ترقی یافتہ ممالک ہندوستان کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر دستخط کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہندوستان پہلے ہی متحدہ عرب امارات (یواے ای)، آسٹریلیا اور برطانیہ کے ساتھ اس طرح کے معاہدوں پر دستخط کر چکا ہے اور کئی دوسرے ممالک کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ مسٹر گوئل گریٹر نوئیڈا کے بین الاقوامی نمائش مرکز میں منعقدہ پانچ روزہ اتر پردیش بین الاقوامی تجارتی میلے کے اختتامی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ ای ایف ٹی اے چار ترقی یافتہ یورپی ممالک کا ایک گروپ ہے: آئس لینڈ، لیکٹنسٹین، ناروے اور سوئٹزرلینڈ۔ اس گروپ کے ساتھ ایف ٹی اے کو مارچ 2024 میں حتمی شکل دی گئی تھی۔ مسٹر گوئل نے کہا کہ ای ایف ٹی اے کے ساتھ تجارتی معاہدہ یکم اکتوبر 2025 سے نافذ العمل ہوگا۔ وزیر تجارت نے بتایا کہ امریکہ، یورپی یونین، نیوزی لینڈ، عمان، پیرو اور چلی کے ساتھ تجارتی معاہدوں کے لیے بھی بات چیت جاری ہے۔ قطر اور بحرین نے بھی ہندوستان کے ساتھ تجارتی معاہدے پر بات چیت میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوریشین اکنامک یونین (ای اے ای یو) کے ساتھ مذاکرات کے حوالے سے شرائط کو حتمی شکل دے دی گئی ہے، جو ہندوستان کی مضبوط عالمی پوزیشن کی عکاسی کرتی ہے۔ اس یونین میں روس، بیلاروس، قازقستان، کرغزستان اور آرمینیا شامل ہیں۔

دہلی پولیس سوامی چیتنیا نند کو تحقیقات کے لیے ان کے انسٹی ٹیوٹ لے گئی

نئی دہلی، 29 ستمبر (یواین آئی) سوامی چیتنیا نند سرسوتی، جنہیں جنسی طور پر ہراساں کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا، کیس کی تحقیقات کے ایک حصے کے طور پر پیر کو راجدھانی کے سری شاردا انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ ریسرچ لے جایا گیا۔ حکام نے کہا کہ ملزم چیتنیا نند کو جائے وقوعہ پر لے جایا جائے گا اور شواہد اور گواہوں کا سامنا کرایا جائے گا۔ عدالت نے اسے پہلے ہی پانچ دن کے پولیس ریمانڈ پر بھیج دیا ہے۔ پولیس نے ان کی حراست کے لیے تفصیلی پلان تیار کر کے عدالت میں پیش کیا تھا۔ انسٹی ٹیوٹ کا دورہ اسی پلان کا حصہ ہے۔ اس میں ان مقامات کی نشاندہی کرنا شامل ہے جہاں ہراساں کرنے کے مبینہ واقعات پیش آئے۔ پولیس نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ ریمانڈ میں متاثرہ کے بیانات، الیکٹرانک شواہد، ملزم سے پوچھ گچھ اور موبائل فون اور ڈیلیٹ کیے گئے واٹس ایپ ڈیٹا سمیت مجرمانہ ڈیجیٹل مواد برآمد کرنا شامل ہے۔ وسنت کنج نارتھ پولیس اسٹیشن میں درج مقدمے میں، سوامی پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ معاشی طور پر کمزور طبقے (ای ڈبلیو ایس) کی طالبات کو جنسی طور پر ہراساں کرنے، ان کے تعلیمی نتائج کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینے اور انہیں اپنے ساتھ دوروں پر جانے کے لیے مجبور کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

یو کے ایس ایس سی گریجویٹ سطح کے امتحان کے پرچہ لیک معاملے کی سی بی آئی تحقیقات کرائی جائے گی

دہرادون، 29 ستمبر (یواین آئی) اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے پیر کے روز کہا کہ اتراکھنڈ سب آرڈینیٹ سروس سلیکشن کمیشن (یو کے ایس ایس سی) کے گزشتہ 21 ستمبر کو ہونے والے گریجویٹ سطح کے امتحان کا پرچہ لیک ہونے کے معاملے کی مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) سے تحقیقات کرائی جائے گی۔ یہ اعلان انہوں نے دھرنا کے مقام پر پہنچ کر کیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ کئی دنوں سے نوجوانوں کا ایک گروپ، بے روزگار سنگھ کے بینر تلے، اس معاملے میں ہائی کورٹ کے موجودہ جج کی سربراہی میں سی بی آئی تحقیقات کی مطالبہ کر رہا تھا اور پریڈ گراؤنڈ میں دھرنا دے رہا تھا۔ وزیر اعلیٰ دھامی اچانک دھرنے کے مقام پر پہنچے اور انہوں نے سی بی آئی سے تحقیقات کرانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس معاملے میں پہلے ہی ہائی عدالت کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کر دیا ہے اور خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) علیحدہ سے تحقیقات کر رہی ہے، لیکن نوجوانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے وہ اس معاملے کی سی بی آئی تحقیقات کی سفارش کرتے ہیں۔

بی۔ فارمیسی اور ایم۔ فارمیسی (تعلیمی سال 2025-26) میں داخلے کے لیے سی اے پی راؤنڈز (Centralized Admission Process) کا انعقاد

اکلکواں 29 ستمبر (ظہیر الحسن) مہاراشٹر اسٹیٹ سی ای ٹی سیل نے بی۔ فارمیسی اور ایم۔ فارمیسی (تعلیمی سال 2025-26) میں داخلہ کے لیے سنٹرلائزڈ ایڈمیشن پراسیس (CAP Rounds) کا اعلان کر دیا ہے۔ طلبہ اپنی پسند کے کالج اور کورس کو ترجیحی لسٹ میں شامل کر سکتے ہیں، جس کی بنیاد پر سیٹ الاٹ کی جائے گی۔ ہر CAP راؤنڈ میں متعلقہ ترجیح کے مطابق سیٹ ملنے پر وہ سیٹ آٹومیٹک فریز ہو جائے گی، جس کے بعد طلبہ کو لازماً اسی کالج میں داخلہ لینا ہوگا اور اگلے راؤنڈ کے لیے وہ اہل نہیں رہیں گے۔ آخری (چوتھے) راؤنڈ کے بعد کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہوگی۔ تمام طلبہ کو وقت پر دستاویزات کی تصدیق اور سیٹ قبولیت ضروری ہے، ورنہ داخلہ منسوخ ہو سکتا ہے۔ مزید معلومات اور تازہ ہدایات سی ای ٹی سیل کی سرکاری ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ "ڈاکٹر غلام جاوید خان کے مطابق پریفرنس لسٹ بھرنا داخلہ عمل کا سب سے اہم مرحلہ ہے، جسے احتیاط سے منتخب کرنا چاہیے۔"

نڈا نے کرور حادثے میں ہلاک افراد کو خراج عقیدت پیش کیا، تحقیقات کے لیے وفد تشکیل دیا

نئی دہلی، 29 ستمبر (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر جے پی نڈا نے کرور میں ریلی کے دوران ہوئی ہلاکتوں پر تعزیت کا اظہار کیا اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی ہے۔ انہوں نے کرور دورے کے لیے این ڈی اے کا ایک آٹھ رکنی وفد تشکیل دیا ہے۔ یہ وفد کرور جا کر حادثے کی تحقیقات کرے گا اور متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کے بعد جلد ہی ایک رپورٹ پیش کرے گا۔

مہاپالیکا شکشک و شکشکیتر کرم چاری سینا ممبئی 51 کے زیر اہتمام اساتذہ کرام کی تہنیت

پر شکوہ تقریب میں اردو مراٹھی ہندی اور انگریزی کے اساتذہ کی گل پوشی کی گئی

ممبئی: 29 / ستمبر (محمد نعیم شیخ) بروز سنیچر بتاریخ 27 ستمبر 2025 بمقام منت بینکویٹ ہال مجگاؤں ممبئی میں مہا نگر پالیکا شکشک و شکشکیتر کرم چاری سینا ممبئی 51 کے زیر اہتمام بسلسلہ اساتذہ کرام کی تہنیت کی گئی۔ اس پر شکوہ تقریب میں اردو مراٹھی ہندی اور انگریزی کے اساتذہ کی گل پوشی کی گئی اور ایوارڈ تفویض گئے۔ صبح گیارہ بجے خلیل شاہ سر نے نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے خوبصورت الفاظ اور نہایت ہی ادب و احترام سے معزز مہمانان اور اساتذہ کرام کا استقبال کیا۔ عروس البلاد ممبئی اور مہاراشٹر کے مختلف اضلاع سے مہمانان کی تشریف آوری نے جلسہ کی رونق میں اضافہ کیا۔ کرن پاوسکر (ایم ایل اے و صدر)، منگیش سانمکر (صدر سکشن سمیٹی و نگر سیوک)، ڈاکٹر سید رفیق غفور (ایم بی بی ایس پار نیر احمد نگر)، ڈاکٹر خالد احمد خان (ایم اے پی ایچ ڈی ہیڈ ماسٹر آرسی ماہم ڈی ایڈ کالج) نے بنفس نفیس شرکت کی۔ علاوہ ازیں اعجاز شیخ (جلگاؤں) اور معروف شاعر صابر مصطفیٰ آبادی کی شرکت نے چار چاند لگا دیئے۔ شدید بارش کے باوجود اساتذہ و مہمانان کی مقررہ وقت پر آمد سے منتظمین کو دلی مسرت ہوئی اور مختصراً اغراض و مقاصد گوش گزار کرنے کے بعد مہمانان نے اظہار خیال کیا بالخصوص اعجاز شیخ نے اپنے مشاہدات و تجربات پیش کرتے ہوئے مؤثر تدریس کی خصوصیات بیان کیں اور ڈاکٹر رفیق غفور نے متفرق امثال کے ذریعے حب الوطنی اور قومی یکجہتی پر زور دیا اور برملا کہا کہ یہ ہندوستان ہے اور ایک جلسہ گاہ میں ہم سب ہندو مسلم مل جل کر بیٹھے ہیں اور یہ قومی اتحاد کی عمدہ تصویر ہے آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آتش نمرود اور ننھی چڑیا کا واقعہ سنایا کہ کس طرح یوم الحساب کا خوف چڑیا میں موجود تھا۔ انتہائی نظم وضبط سے معزز مہمانان گل پوشی و تہنیت کی گئی اور تقریب گل پوشی سے ماحول کو ادبی و پرکشش بنانے میں صابر مصطفیٰ آبادی کے بہترین اشعار نے مرکزی کردار ادا کیا۔ مہمانان کے دست مبارک سے اساتذہ کرام، ہیڈ ماسٹرز اور یونین کے قابل صد احترام کی گل پوشی و تہنیت کی گئی۔ ممبئی میونسپل سیکنڈری اسکول کے اُردو اور دیگر میڈیم کے اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر (انچارج) شامل تھے۔ جن اساتذہ کو ایوارڈ سے نوازا گیا وہ مدثر حسین مُنیر احمد، شیخ نعیم شیخ موسیٰ، مومن نادرہ قمر، شیخ سمعیہ آفرین، شیخ سمعیہ پروین اقبال احمد، خان ضیاء مصطفیٰ رفیق، شیخ اظہر، سعید خان، شاہ اسلم حسن، شاہ رفیق، شیخ معراج انور، حنا کوثر، خان یوسف، شہناز بی، محمد ادریس، شاہ مدبر، خان فوزیہ، دیگر اور ہیڈ ماسٹر میں سید فہیم پاشا، شاہ احمد محمد، تبسم محمد کلیم، شیخ حفیظ الرحمن عرفانہ بنت محمد مصطفیٰ اور سیکنڈری اسکول کے کلرک پنچ دوبے، بھکن ری بھاؤ دیگر ملازمین شامل تھے۔ اس عظیم الشان جلسہ کی ایک خوبی یہ بھی رہی کہ نہایت تعظیم وتکریم سے کافی نظم وضبط سے شرکائے جلسہ کو ظہرانہ پیش کیا نیز اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں اراکین یونین نے کافی عرق ریزی کی خصوصاً وجے پاٹل سر، دھناجی جادھو، رویندر یاولے، رجندرا ترپاٹھی الیاس داؤد خان، جلکے سر، انصاری اخلاق احمد، مختار احمد، صفی اللہ خان سر، وسیم پٹھان، عبدالحق دیشمکھ، گنیش مورے، دینش ترپاتی، ونود کمار یادو، سمپت کاتھڑے، نمبالکر سر، گپتا سر، اور خزانچی عبدالفہیم سر نے کلیدی کردار ادا کیا۔ ساتھ ہی نظامت کے فرائض صابر مصطفیٰ آبادی اور خلیل شاہ سر نے بخوبی نیز منفرد انداز میں نبھائی۔

لہیہ میں چھٹے روز بھی کرفیو نافذ، انٹرنیٹ بدستور معطل

ایل جی نے سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا

لہیہ، 29 ستمبر (یواین آئی) لہیہ شہر میں گزشتہ ہفتے ہوئے پرتشدد واقعات کے بعد حالات مسلسل کشیدہ

ہیں اور پیر کو مسلسل چھٹے دن بھی کرفیو نافذ رہا۔ انتظامیہ نے کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لئے پولیس اور نیم فوجی دستوں کو حساس علاقوں میں بڑے پیمانے پر تعینات کیا ہے، جبکہ لیفٹیننٹ گورنر گوندر گپتا نے اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران امن وقانون کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ اطلاعات کے مطابق لداخ کے لہیہ شہر میں مسلسل چھٹے روز بھی کرفیو نافذ رہا جبکہ انٹرنیٹ خدمات معطل رہنے کی وجہ سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ صورتحال کرفیو والے علاقوں میں مجموعی طور پر پُرامن رہی ہے اور کہیں سے کسی ناخوشگوار واقعے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ پولیس اور نیم فوجی اہلکار سخت چوکسی کے ساتھ گشت کر رہے ہیں تاکہ امن برقرار رہے۔ لیفٹیننٹ گورنر گوندر گپتا نے لداخ کے سرحدی ضلع لہیہ میں سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ محکموں اور سیکورٹی ایجنسیوں پر زور دیا کہ وہ چوکسی، قریبی ہم آہنگی اور عوامی سلامتی کو اپنی اولین ترجیح بنائیں۔ اس اہم اجلاس کے دوران ایل جی کو حالیہ دنوں میں پیش آنے والے واقعات، سرحدی سرگرمیوں اور داخلی امن وامان کی صورت حال کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ اجلاس میں فوج، انٹیلی جنس ایجنسیوں، پولیس اور سول انتظامیہ کے اعلیٰ افسران شریک ہوئے جنہوں نے خطے کی مجموعی سلامتی کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔ کویندر گپتا نے کہا کہ لہیہ کی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر یہاں امن واستحکام کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا ضروری ہے۔

ملک سے نفرت، اشتعال انگیزی اور سماج کو تقسیم کرنے کے ماحول کو ختم کئے بغیر ہندوستان ترقی یافتہ ملک نہیں بن سکتا: طارق انور

نئی دہلی، 29 ستمبر (یواین آئی) آل انڈیا قومی تنظیم کے صدر اور کٹیہار سے لوک سبھا کے رکن طارق انور نے ملک میں موجود تقسیم اور نفرت کے ماحول پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک سے نفرت، اشتعال انگیزی اور سماج کو تقسیم کرنے کے ماحول کو ختم کئے بغیر ہندوستان ترقی یافتہ ملک نہیں بن سکتا یہ بات انہوں نے آل انڈیا قومی تنظیم کے سنٹرل آفس کا افتتاح کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کو وشوگرو بنانا ہے تو متحد ہو کر کوشش کرنی ہوگی اور ملک سے نفرت کے ماحول کو ختم کرنا ہوگا ورنہ ہمارا ملک بہت پیچھے چلا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نفرت کو بڑھاوا دینے میں حکومت کا بھی حصہ ہے اور حکومت ملک سے نفرت ختم کرنے کے بجائے بڑھاوا دینے کی کوشش کرتی نظر آ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ایسی ذہنیت کو بدلنے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ملک کے موجودہ ماحول میں کام کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے، ہر طرف نفرت کو ہوا دی جا رہی ہے، ذات پات، مذہب اور علاقے کے نام پر سماج کو بانٹنے کا کام کیا جا رہا ہے لیکن قومی تنظیم اور اس کے عہدیداران اس ماحول میں بھی کام کریں گے۔ مسٹر طارق انور نے کہا کہ قومی تنظیم اپنی حیثیت کے مطابق کام کرے گی اور لوگوں سے ملاقات کر کے نفرت کے ماحول کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ قومی تنظیم کی شاخ ہر ریاست میں ہے اور ریاستوں میں موجود شاخوں کی ذمہ داری ہے کہ عوام کے درمیان جائیں اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے کام کریں کیوں کہ قومی تنظیم کے مقاصد میں سے اہم مقصد قومی یکجہتی کا فروغ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک دن بہ دن فرقہ پرستی کی دلدل میں پھنستا چلا جا رہا ہے اور اس سے بچنے کے لئے سب کو ساتھ آنا ہوگا ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ فرقہ پرستی خواہ اقلیت کی ہو یا اکثریت کی دونوں ہی خطرناک اور ملک کے لئے نقصان دہ ہے۔ قبل ازیں آل انڈیا قومی تنظیم کے نائب صدر پدم شری پروفیسر اختر الواسع نے قومی تنظیم کا تعارف اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قومی تنظیم ہر موقع پر رہنمائی کا کام کرتی رہی ہے اور نوجوانوں کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا ہے۔ آل انڈیا قومی تنظیم کے جنرل سکریٹری، کانگریس کے فعال نوجوان لیڈر، دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے سوشل میڈیا کے سابق چیرمین اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی (او بی سی شعبہ) کے سوشل میڈیا کوآرڈی نیٹر محمد ہدایت اللہ نے کہا کہ قومی تنظیم ملک کے نوجوانوں کے لئے بہترین رہنمائی کا کام کرے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے مسائل کو اٹھانے میں ہمیشہ پیش پیش رہے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کے موجودہ حالات میں درپیش مسائل کا ہمیں متحد ہو کر سامنا کرنا ہوگا۔

پنجاب سیلاب متاثرین کو کانگریس شعبہ اقلیت نے امداد بھیجی

چنڈی گڑھ، 29 ستمبر (یواین آئی) چنڈی گڑھ ریاستی کانگریس کمیٹی کے اقلیت شعبہ نے آج پنجاب کے لیے امداد بھیجی ہے، حال ہی میں آئے سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی مدد کے لیے ضروری امدادی سامان روانہ کیا۔ اس امداد میں 1,000 اسکول بیگ، اسٹیشنری کے ساتھ اور 300 شرٹس شامل تھیں، جن کا مقصد ان طلباء کو فوری مدد فراہم کرنا ہے، جن کی زندگی اور تعلیم سیلاب کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ امدادی سامان کو رسمی طور پر چنڈی گڑھ ریاستی کانگریس کمیٹی کے صدر ایچ۔ ایس۔ لکی نے اقلیت شعبہ کے چیئرمین آصف چوہدری کی موجودگی میں ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ایچ۔ ایس۔ لکی نے سیلاب متاثرہ خاندانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا اور مسلسل امدادی کاموں کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں آنے والے سیلاب نے خاص طور پر بچوں اور ان کے خاندانوں کو گہرے مسائل میں ڈال دیا ہے۔

بھارت اور ڈاکٹر سید وکیل کے اولین اے آئی پر مبنی یو جی سی-نیٹ کلب کا افتتاح

پونہ: (محمد جاوید مولا) اعلیٰ تعلیم کے شعبے کے طلبہ کی مقابلہ جاتی امتحان کی تیاری کو آسان بنانے کے لیے ڈاکٹر سید وکیل ※ جو سوئیس اُردو اسکول دھولیہ کے ۲۰۰۲ کے طالب علم ہیں نے بھارت کا پہلا اے آئی پر مبنی یو جی سی-نیٹ کلب قائم کیا ہے۔ پونہ میں منعقدہ ایک تقریب میں اس کلب کا افتتاح بروز اتوار ۲۸ ستمبر ۲۰۲۸ عمل میں آیا۔ جس میں یونیورسٹی کے معزز اساتذہ، تعلیمی رہنما اور پوسٹ گریجویٹ طلبہ کے نمائندے موجود تھے۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ راتھوڑ، پُونا یونیورسٹی اور (صدر اساتذہ انجمن) نے کہا کہ دیہاتی علاقوں اور معاشی طور پر کمزور طلبہ کے لیے اس طرح کے پلیٹ فارم کی بہت ضرورت ہے کیونکہ یہ طلبہ کو معیاری تعلیمی وسائل فراہم کرتا ہے اور امتحان کی تیاری کو آسان بناتا ہے۔ تقریب کے صدر ڈاکٹر سچن سروے نے استقبالیہ خطبہ دیا اور کلب کا رسمی آغاز کیا۔ انہوں نے بانی ڈاکٹر سید وکیل کے تعلیمی وژن اور پُونا کالج کی جدید تعلیمی سہولیات کی تعریف کی، جس سے طلبہ کو پڑھائی کا آسان اور مؤثر راستہ ملتا ہے۔ افتتاحی تقریب میں شریک اساتذہ اور ماہرین نے طلبہ کے لیے ضروری تکنیک، حکمت عملی اور رہنمائی پر تفصیلی گفتگو کی۔

* جامع اور منظم مطالعہ کا طریقہ *

ڈاکٹر سید وکیل نے طلبہ کے لیے مکمل اور منظم مطالعہ کا طریقہ پیش کیا۔ اس میں پورے یو جی سی-نیٹ نصاب کے لیے منظم اسٹڈی فائلیں تیار کرنا، پچھلے تیس پرچوں کا تجزیہ کر کے اہم موضوعات وسوالات طے کرنا، روزانہ اور ہفتہ وار مطالعہ کا شیڈول بنانا، آئینی ملٹیپل چوائس سوالات کی باقاعدہ مشق کرنا شامل ہیں۔ ساتھ ہی گروہی مطالعہ کے ذریعے طلبہ کو ایک دوسرے سے سیکھنے کا موقع دیا گیا

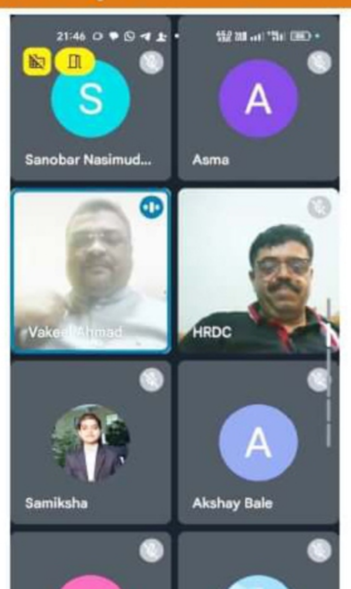

ہے۔ ڈاکٹر وکیل نے یادداشت بہتر بنانے کی تکنیک، کی-ورڈ پہچان، مائنڈ میپنگ، اور آخری تیاری کے لیے مختصر نکات شامل کرتے ہوئے طلبہ کے لیے انتہائی مؤثر تیاری کے سیشن تشکیل دیے ہیں۔ طلبہ کے لیے تعلیمی مواد کو دلچسپ انداز میں پیش کیا جاتا ہے اور کھیل پر مبنی مطالعہ کی وجہ سے طلبہ زیادہ جوش وحوصلے کے ساتھ مسلسل سرگرم رہتے ہیں۔ وشولتا کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر اکشے بالے نے اپنے تجربات کی روشنی میں طلبہ کو امتحان کی حکمت عملی سے آگاہ کیا اور مؤثر تیاری کے لیے رہنمائی کی۔

ڈیجیٹل رہنمائی کا نیا پلیٹ فارم

یہ اقدام پورے بھارت کے یو جی سی-نیٹ کے خواہشمند طلبہ کے لیے ڈیجیٹل رہنمائی کا پلیٹ فارم بنے گا۔ اس کلب کا مقصد تمام طلبہ کو معاشی حالات کی پرواہ کیے بغیر منظم مطالعہ کے مواد، رہنمائی اور رہبری فراہم کرنا ہے۔ واٹس ایپ جیسے پھیلے ہوئے ذرائع کے ذریعے طلبہ کو رہنمائی ملے گی جو روایتی تعلیمی طریقوں سے جڑا رہتے ہوئے ڈیجیٹل تعلیم میں جدت لائے گی۔ ڈاکٹر وکیل کی یہ کوشش مستقبل کے اساتذہ اور محققین کے پیشہ ورانہ ترقی کے لیے نیا راستہ کھولے گی اور طلبہ کے تعلیمی خوابوں کی تکمیل کے لیے اہم قدم ثابت ہوگی۔ اس افتتاحی تقریب نے تعلیم کے میدان میں ایک نیا اور جدید باب شروع کیا ہے، جو طلبہ کی مقابلہ جاتی تیاری کے لیے مکمل رہنمائی اور تعاون کا پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔

اللہ کرے مرحلہ شوق نا ہو طے....

* 116 کتابوں کے خالق ڈاکٹر نذیر فتح پوری کو مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکادمی کی جانب سے ۲۰۲۲ ریاستی سطح کا "ولی دکنی ایوارڈ"

نذیر فتح پوری کا نام اردو دنیا کے لئے محتاج تعارف نہیں ہے۔ برصغیر کے ادیب و شاعروں میں بڑی عزت اور احترام کے ساتھ ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے فکر وفن پر انہیں کئی بین الاقوامی، قومی، ریاستی اور علاقائی سطح پر اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ 1992 میں پہلا ایوارڈ راجستھان اردو ساہتیہ اکادمی کی جانب سے وزیر اعلی بھیرو سنگھ شیخاوت کے بدست حاصل کیا تھا۔ 2017 میں ان کی ادب اطفال کی پہلی کتاب میرا دیش مہان کے لیے قومی اردو ساہتیہ اکادمی نئی دہلی کی جانب سے بھی ایوارڈ دیا جا چکا ہے۔ ان کا تخلیقی سفر 1970ء سے شروع ہو کر اب تک جاری ہے۔ مختلف موضوعات پر ان کی 116 کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ اور داد وتحسین سے بھی نوازی جا چکی ہیں۔ گذشتہ چوالیس برسوں سے سہ ماہی رسالہ اسباق جو پونے سے شائع ہوتا ہے اس کی ادارت کی ذمہ داری بھی سنبھال رکھی ہے۔ اس کے علاوہ نذیر فتح پوری کے فکر وفن پر 25 کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ مزید یہ کہ دو پی ایچ ڈی مکمل ہو چکی ہے، ایک ایم فل کیا جا چکا ہے، ابھی تیسری پی ایچ ڈی جاری ہے۔ نذیر فتح پوری کی ادبی خدمات کو ایک باب میں قید کرنا، سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ وہ بیک وقت ایک شاعر، ادیب، محقق، نقاد، مبصر، انشا پرداز، انشائیہ نگار، ترجمہ نگار، ڈرامہ نگار، تذکرہ نگار، صحافی، خاکہ نگار ہے۔ ساہتیہ اکادمی کے ریاستی سطح کے دکنی ایوارڈ مع اکاون ہزار روپے، حاصل کرنے کے لیے کے انہیں صمیم قلب سے مبارک باد پیش کرتی ہوں۔

ناصر خان ریاستی سطح کے مثالی معلّم ایوارڈ سے سرفراز

جلگاؤں: اقراء ایجوکیشن سوسائٹی جلگاؤں کے زیرِ انتظام چلنے والے اردو ہائی اسکول، ٹونڈا پور کے ممتاز اُستاد جناب ناصر خان صفدر خان کو راج نندنی بہو اُدیشیہ سنستھا، جلگاؤں کی جانب سے ریاستی سطح کے مثالی معلّم ایوارڈ" دے کر سرفراز کیا گیا۔ اس پر وقار تقریب میں محترم شری رویندر بھیا پاٹل، پروفیسر ڈاکٹر دلیپ کمار للوانی، شری شالیگرام مالکر (صدر، کرشی اُتپن بازار سمیتی، جلگاؤں) اور ڈاکٹر مناف شیخ (ڈپٹی رجسٹرار، امتحان شعبہ، کویتری بہنابائی چودھری نارتھ مہاراشٹر یونیورسٹی، جلگاؤں) جیسی معزز شخصیات موجود تھیں۔ اس موقع پر ناصر خان کو توصیفی سند اور یادگار شیلڈ پیش کی گئی۔ ناصر خان طلبہ کے محبوب اُستاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک فعال سماجی کارکن بھی ہیں۔ انہوں نے متعدد طلبہ کو تعلیم وتربیت دے کر ان کے مستقبل کو سنوارا ہے جو آج مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی اس کامیابی پر اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم سالار، ڈاکٹر اقبال شاہ، اعجاز ملک، تاریخ شیخ، ہیڈ ماسٹر ایوب شیخ اور دیگر اساتذہ وغیر تدریسی عملے نے دلی مبارکباد پیش کی۔ تقریب میں ناصر خان کے بڑے بھائی افضل خان، مختار خان پٹھان، پروفیسر ڈاکٹر چاند خان کے علاوہ فیصل خان، طہٰ خان بھی موجود تھے۔ اس اعزاز سے جلگاؤں ضلع میں فخر ومسرت کی لہر دوڑ گئی ہے۔

صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج کی شاندار کامیابی ضلع سطحی کراٹے مقابلے میں پانچ میڈل حاصل کیے

بھیونڈی میونسپل نظام پورٹی کارپوریشن کے محکمۂ کھیل کی جانب سے، حکومتِ مہاراشٹر کے اسکول ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے تحت ضلع سطحی بین الجماعتی کراٹے مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس مقابلے میں صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج نے بھرپور شرکت کی اور شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو گولڈ، دو سلور اور ایک برونز میڈل اپنے نام کیے۔ یہ کامیابی ادارے کی ہمہ جہت ترقی، طلباء کی محنت اور اساتذہ کی بہترین رہنمائی کی روشن مثال ہے، جس پر ادارہ اور پورا شہر فخر کرتا ہے۔ پرنسپل ساجد صدیقی نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "الحمدللہ! ہمارے طلباء نے صمدیہ کا پرچم ایک بار پھر بلند کیا ہے۔ یہ کامیابی اساتذہ کی محنت، طلباء کی لگن اور والدین کے تعاون کا نتیجہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ صمدیہ کے طلباء آئندہ بھی مزید اعزازات اپنے نام کر کے ادارے اور شہر کو فخر محسوس کرائیں گے۔ سپروائزر محترمہ مومن حمیرا نے کہا: "صمدیہ کی بیٹیوں نے پہلے سوئمنگ کے میدان میں اور اب اس کراٹے مقابلے میں اپنی غیر معمولی کارکردگی ثابت کی ہے۔ یہ کامیابی ہمارے تعلیمی وژن کو بااختیار بنانے کی روشن دلیل ہے۔ میں تمام والدین اور اساتذہ کو خوش دلی سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔" وائس پرنسپل نیاز انصاری صاحب نے کہا: "یہ اعزاز اساتذہ کی رہنمائی، طلباء کی محنت اور والدین کے اعتماد کا مشترکہ نتیجہ ہے۔ ادارہ صمدیہ اپنی ہمہ جہت کامیابیوں کا سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رکھے گا۔" سپروائزر و کریئر کونسلر مومن فیاض احمد غلام مصطفیٰ (سپروائزر و ایجوکیشنل و کریئر کونسلر) نے کہا: "یہ کامیابیاں ہمارے ادارے کے تعلیمی اور نصابی وژن کی عکاسی ہیں۔ طلباء نے اپنی محنت، لگن اور قابلیت سے یہ ثابت کیا ہے کہ صمدیہ کے بچے ہر میدان کے درخشاں ستارے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ کارواں آنے والے وقت میں مزید کامیابیوں کے ساتھ آگے بڑھے۔" اساتذہ واسپورٹس ٹیم کی مختاس شاندار کامیابی کے پیچھے اساتذہ اور اسپورٹس ٹیم کی محنت کو خصوصی طور پر سراہا گیا، جن میں: سحر مس حنا مس، اکبر پنجاری سر عاصم اسحاق مومن سر (لائبریرین) شبنم مس نے طلباء کی تربیت اور حوصلہ بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انتظامیہ کی نیک تمنائیں انتظامیہ نے اس شاندار کامیابی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعزازات صمدیہ ادارے کے اعلیٰ تعلیمی و اخلاقی معیار کے عکاس ہیں، جن شخصیات نے طلباء کو اپنی نیک تمناؤں سے نوازا سکریٹری: خیف نیاز مومن نائب صدر: ایڈوکیٹ نیاز مومن چیرمین: طلحہ مومن جوائنٹ سکریٹری: سبحان سکندر انصاری جوائنٹ سکریٹری: معظم مومن ایڈوکیٹ: طارق مومن سراج مومن یوسف رمضان مومن خازن ڈاکٹر انیس مومن، یہ عظیم کامیابی آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثالی پیغام اور مشعل راہ ہے۔ صمدیہ ادارہ پُرعزم ہے کہ آئندہ بھی تعلیم، کھیل اور اخلاقی میدان میں اپنی کامیاب روایت برقرار رکھے گا۔

فردوس انجم نیوٹیلینٹ ایوارڈ سے سرفراز

بلڈانہ: شہر بلڈانہ کی معروف ادبی شخصیت فردوس انجم کی ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی نے سال 2023 کے نیوٹیلینٹ ایوارڈ سے نوازنے کا اعلان کیا ہے ملحوظ رہے کہ فردوس انجم سنت گاڑگے بابا امراؤتی یونیورسٹی سے "جیلانی بانو کے فکشن میں انسانی نفسیات کا مطالعہ" جیسے اہم موضوع پر Phd کر رہی ہیں خاتون کے مسائل سے متعلق آپ کے مضامین روزنامہ انقلاب کے اوڑھنی صفحے کی زینت بنتے رہے ہیں علاوہ ازیں ملک کے موقر رسائل اور اخبارات میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں آپ نے معروف افسانہ نگار محمد علیم اسماعیل کی شخصیت اور فن پر ایک کتاب بھی ترتیب دی ہے جس کا موضوع ہے محمد علیم اسماعیل بحیثیت افسانہ نگار آپ کی قدر افزائی پر دوستوں رشتہ داروں نے مبارکباد پیش کی۔

کانگریس نے راہل گاندھی کو دھمکی دینے والے بی جے پی ترجمان کے خلاف کارروائی نہ ہونے پر سوال اٹھائے

نئی دہلی، 29 ستمبر (یواین آئی) کانگریس پارٹی نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے خلاف جان سے مارنے کی دھمکی کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حیرت کی بات ہے کہ بی جے پی اپنے ترجمان کے خلاف کارروائی نہیں کر رہی ہے جس نے مسٹر گاندھی کو جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔ پارٹی نے پیر کو کہا کہ بی جے پی کے ترجمان کی دھمکی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ ایک منصوبہ بند حکمت عملی کا حصہ ہے۔ کانگریس کے لیے یہ انصاف کی لڑائی ہے اور اس طرح کی دھمکیاں دے کر بی جے پی نے آئین اور جمہوریت پر براہ راست حملہ کیا ہے۔ جو ہر شہری کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ مسٹر گاندھی کو پہلے بھی مختلف مواقع پر دھمکیاں دی جاتی رہی ہیں، لیکن بی جے پی کے ترجمان کی طرف سے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر مسٹر گاندھی کو ایک لائیو ٹیلی ویژن شو میں قتل کرنے کی یہ دھمکی ان کے مقاصد پر سنگین سوالات اٹھاتی ہے۔